قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (اٰل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ابوسعید

Online Edition

جمعرات 20 جنوری 2022ء | 16 جمادی الثانی 1443 ہجری قمری | 20 صلح 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:17

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۹﴾

(الحشر: 19)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے جو ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے، یہ پوچھتی ہے کہ کیا ہم نے سچائی کے وہ معیار قائم کر لئے ہیں کہ جھوٹ اور فریب ہمارے قریب بھی نہ پھٹکے؟ کیا ہم نے اپنے دنیاوی معاملات سے واسطہ رکھتے ہوئے آخرت پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے؟ کیا ہم حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایک بدی سے اور بدعملی سے انتہائی محتاط ہو کر بچنے کی کوشش کرنے والے ہیں؟ کیا ہم کسی کا حق مارنے سے بچنے والے اور ناجائز تصرف سے بچنے والے ہیں؟ کیا ہم پنجگانہ نماز کا التزام کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہمیشہ دعا میں لگے رہنے والے اور خدا تعالیٰ کو انکسار سے یاد کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایسے بد رفیق اور ساتھی کو جو ہم پر بد اثر ڈالتا ہے، چھوڑنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ماں باپ کی خدمت اور ان کی عزت کرنے والے اور امور معروفہ میں ان کی بات ماننے والے ہیں؟ کیا ہم اپنی بیوی اور اس کے رشتہ داروں سے نرمی اور احسان کا سلوک کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ہمسائے کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم تو نہیں کر رہے؟ کیا ہم اپنے قصور وار کا گناہ بخشنے والے ہیں؟ کیا ہمارے دل دوسروں کے لئے ہر قسم کے کینے اور بغض سے پاک ہیں؟ کیا ہر خاوند اور ہر بیوی ایک دوسرے کی امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم عہد بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی حالتوں کی طرف نظر رکھنے والے ہیں؟ کیا ہماری مجلسیں دوسروں پر تہمتیں لگانے اور چغلیاں کرنے سے پاک ہیں؟ کیا ہماری زیادہ تر مجالس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرنے والی ہیں؟ اگر ان کا جواب نفی میں ہے تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے دور ہیں اور ہمیں اپنی عملی حالتوں کی فکر کرنی چاہئے۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو ہم میں سے وہ خوش قسمت ہیں جن کو یہ جواب ہاں میں ملتا ہے کہ ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ دے کر بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ 6 دسمبر 2013 از اصلاحِ اعمال کے متعلق زریں نصائح صفحہ 16۔ 17)

اس شمارہ میں

- شکستگی کے عذاب میں بھی، وہ ایک کوہِ گراں تھا شاید (منظوم)
- انسانیت کے ساتھ پیار
- سورۃ الدُّخان، الجاثیہ، الاَحقاف، محمد اور الفتح کا تعارف
- حضرت میاں جان محمدؓ امرتسری

فرمانِ رسول ﷺ

عَنۡ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِی رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰہَ حَیۡثُمَا کُنۡتَ، وَاَتۡبِعِ السَّیِّئَۃَ الۡحَسَنَۃَ تَمۡحُھَا، وَ خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

(ترمذی کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی معاشرۃ الناس)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی برا کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

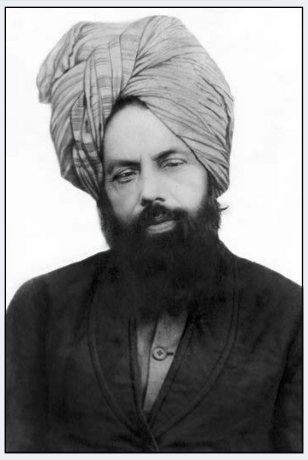

میں محض خیر خواہی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ کم سے کم ظلم اور تعدی اور فسق و فجور اور ٹھٹھے اور ہنسی سے دستکش ہو جانا چاہئے۔ بہتر ہے کہ ہر ایک شخص اپنا صدقہ دے اور اگر قربانی بھی کرے تو بہتر ہے اور ٹھٹھے والی مجلسوں سے الگ ہو جاوے۔ یاد رہے کہ اگر کسی کا مذہب اور عقیدہ ناراستی پر ہے مگر وہ ٹھٹھے کرنے والی مجلسوں میں نہیں بیٹھتا اور بدزبانی کرنے والوں کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتا اور فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور ہر ایک قسم کی شرارتوں سے اور جھوٹی گواہیوں اور ناحق کے خون اور چوری سے دستکش ہے اور غربت اور مسکینی اور شرافت سے گزارہ کرتا ہے وہ اگرچہ بباعث اپنی مذہبی غلطی کے روز آخرت میں مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔ مگر دنیا میں خدا تعالیٰ کریم و رحیم ہے دوسروں کی نسبت اس پر رحم کرے گا۔ بشرطیکہ شریر جماعتوں کے ساتھ اس کا پیوند اور تعلق نہ ہو۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 359 - 360 ایڈیشن 2019ء)

دربارِ خلافت

تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے چندے تمام کے تمام وہ چندے ہیں جو مرکزی چندے ہوتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

یہاں مَیں ایک بات کی وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں کہ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کے چندے تمام کے تمام وہ چندے ہیں جو مرکزی چندے ہوتے ہیں۔ ان کا خرچ مقامی یا نیشنل اخراجات پر نہیں ہو رہا ہوتا۔ یا اگر بعض غریب ملکوں میں وہیں رکھے بھی جاتے ہیں تو اُن کی صوابدید پر نہیں ہوتے بلکہ مرکز سے پوچھ کر خرچ کیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ بعض امیر ملکوں کے لوگوں کے ذہنوں میں یہ خیال آجاتا ہے کہ جب یہ مرکزی چندے ہیں اور ہم پر خرچ بھی نہیں ہوتے تو پھر ہم اس میں اتنا بڑھ چڑھ کر کیوں حصہ لیں؟ ہمارے اپنے پراجیکٹس ہیں (جیسا کہ میں نے کہا لوکل پراجیکٹس بھی چل رہے ہوتے ہیں، نیشنل پراجیکٹ بھی چل رہے ہوتے ہیں) پہلے ہم اپنے اخراجات پورا کریں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دے رہے ہیں تو پھر ایسے سوال ہی غلط ہیں۔ دوسرے مرکز کے بھی بہت سارے اخراجات ہیں۔ بہت سارے پراجیکٹس ہیں۔ غریب ملکوں میں جن میں افریقن ممالک بھی شامل ہیں، ایشین ممالک بھی شامل ہیں، بشمول ہندوستان، بنگلہ دیش وغیرہ، بلکہ یورپ کے وہ ممالک بھی شامل ہیں جہاں جماعت کی تعداد تھوڑی ہے۔ ان پر یہ مرکز کی طرف سے خرچ ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو ہمارے ہونہار طلباء ہیں، طالب علم ہیں، اُن کی تعلیم کے اخراجات بھی مرکز خرچ کر رہا ہوتا ہے۔ تو اُن رقموں سے یہ اخراجات پورے ہوتے ہیں جو جماعتوں سے مرکز کو آتی ہیں۔ پھر فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی روح بھی یہ ہے کہ اپنے غریب بھائیوں کو، چھوٹی جماعتوں کو، کمزور جماعتوں کو بھی ساتھ لے کر چلیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوں کہ ہم اپنے کمزوروں کو بھی اپنے ساتھ چلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے آگے یہ بھی فرماتا ہے کہ اَیۡنَمَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یعنی جب اکٹھے ہو کر حاضر ہوں گے تو جو تو نیکیوں میں مسابقت کی روح قائم رکھے رہے وہ تو سرخرو ہوں گے اور جو سستیاں کرتے رہے، دوسروں کی مدد سے کتراتے رہے، سوال اُٹھاتے رہے کہ ہم دوسروں کے لئے کیوں خرچ کریں، اُنہیں جواب دینا پڑے گا۔ پس چاہے یہ سوال اِکّا دُکّا ہی اُٹھائیں یا اُن کی طرف سے اُٹھ رہے ہوں، اُس روح کے خلاف ہیں جس کی تعلیم ایک احمدی کو دی گئی ہے جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

مرکز کے خرچوں کا مَیں نے ذکر کیا ہے، ان کا مختصر خاکہ بھی مَیں آج آپ کے سامنے پیش کر دیتا ہوں تا کہ آپ کو علم ہو کہ دنیا کی ہر جماعت اپنے آپ کو اپنے وسائل سے نہیں سنبھال رہی بلکہ بہت سا خرچ مرکز کی گرانٹ کی صورت میں دنیا کو دیا جاتا ہے اور وہ انہیں رقموں سے دیا جاتا ہے جو مرکز کا حصہ بن کر آتی ہیں۔ مثلاً افریقہ اور دیگر غیر خود کفیل ممالک جو ہیں، یہ اڑسٹھ (68) ممالک ہیں جس میں افریقہ کے ستائیس ممالک، یورپ کے اٹھارہ ممالک، ایشیا اور مشرق بعید کے پندرہ ممالک، جنوبی امریکہ کے چھ ممالک اور شمالی امریکہ کے دو ممالک شامل ہیں۔ اور اس سال ایک بڑی رقم صرف وہاں کی مساجد اور مشن ہاؤسوں کی تعمیر پر خرچ بھی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کلینکس، سکولز، ریڈیو اور ٹی وی پروگرامز پر کوئی تقریباً تین ملین پاؤنڈ خرچ ہو گا۔ پھر اس کے علاوہ بھی معمول سے ہٹ کے بہت بڑے تعمیری پراجیکٹس بعض جگہ چل رہے ہیں اور جہاں ہمارے مشنز ہیں، مثلاً افریقہ میں جہاں گرانٹ جاتی ہے، وہاں پینتیس ممالک میں ایک سو اُٹھہتر (178) مرکزی مبلغین ہیں، دس سو اُٹھہتر (1078) مقامی معلمین ہیں۔ ان کے خرچ کا کافی بڑا حصہ جو ہے مرکز پورا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اکیالیس (41) ممالک میں مرکز سے گرانٹ جاتی ہے۔ ان میں بھی ہمارے مبلغین کی تعداد دو سو تینتالیس (243) ہے اور مقامی معلمین کی تعداد نو سو اٹھائیس (928) ہے۔ پھر مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ آئرلینڈ میں مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ اس میں گو آئرلینڈ کی جماعت نے کافی بڑی کنٹری بیوشن (Contribution) کی ہے لیکن کچھ نہ کچھ حصہ تقریباً نصف کے قریب مرکز کو بھی دینا پڑا۔ سپین میں ویلنسیا میں مسجد بن رہی ہے۔ وہاں تقریباً اسّی فیصد مرکز خرچ کر رہا ہے۔ یوگنڈا میں کمپالہ کی مسجد میں توسیع ہو رہی ہے، وہ تقریباً سارا مرکز خرچ کر رہا ہے۔ آئیوری کوسٹ میں مرکزی مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔ پھر افریقہ کے انیس (19) مختلف ممالک ہیں جن میں ننانوے (99) مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور چھیالیس (46) مشن ہاؤس تعمیر ہوئے۔ اور ان ننانوے (99) میں سے پینسٹھ (65) مساجد کا خرچ مرکز نے دیا ہے۔ اسی طرح مشن ہاؤسز کا خرچ دیا۔ اس کے علاوہ دوسرے ممالک ہیں جن میں چھبیس (26) مساجد کی تعمیر ہوئی۔ ستر (70) مشن ہاؤسز کا قیام عمل میں آیا۔ ان میں سے تقریباً بنگلہ دیش میں دو (2)، انڈیا میں چالیس (40)، فلپائن ایک، نیپال تین (3)، گوئٹے مالا اور مارشل آئی لینڈ وغیرہ میں مرکز نے خرچ کیا۔ پھر طلباء کے لئے جو ٹیلنٹڈ (Talented) سٹوڈنٹ ہیں اُن کے لئے تقریباً چار ہزار پانچ سو سٹوڈنٹس کو کئی لاکھ پاؤنڈ کی صورت میں جماعت نے وظیفہ یا بعض کو قرضۂ حسنہ دیا۔ اور ان میں سے ساڑھے تین سو (350) سٹوڈنٹس ایسے ہیں جو اعلیٰ تعلیم ایم ایس سی یا پی ایچ ڈی وغیرہ کر رہے ہیں اور جماعت ان کا خرچ برداشت کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ افریقہ میں پانی، بجلی، ریڈیو سٹیشن وغیرہ کے پراجیکٹس ہیں۔ یہ سب کام مرکزی گرانٹ سے ہوتے ہیں۔ پس یہ جو کام ہیں یہ جماعت کی ترقی کے لئے ہیں۔ دنیا کو اسلام کی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے ہیں۔ انسانیت کی خدمت کے لئے یہ کام ہیں۔ اور یہ سب کام ایسے ہیں جو ان کاموں میں شامل ہونے والوں کو، جو براہِ راست تو ان میں شامل نہیں ہو سکتے لیکن چندوں کی صورت میں شامل ہو رہے ہیں اور اس کا حصہ بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر پانے والے لوگوں میں شامل ہو رہے ہیں۔ بہرحال یہ خیال نہ کریں کہ یہ جو افریقن ممالک ہیں ان کا انحصار شاید سب کچھ مرکز پر ہی ہے اور وہ خود کچھ نہیں کرتے۔ بلکہ جیسا کہ میں نے کہا کافی پراجیکٹس انہوں نے خود بھی کئے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 9؍ نومبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

شکستگی کے عذاب میں بھی، وہ ایک کوہِ گراں تھا شاید

شکستگی کے عذاب میں بھی، وہ ایک کوہِ گراں تھا شاید
مصیبتوں کی عجیب رت تھی، مگر وہ عہدِ رواں تھا شاید

رکاوٹیں تھیں ہر ایک جانب، کٹھن بھی تھا راستہ وہ لیکن
وہ شخص ان سب مصیبتوں میں بھی ایک سیلِ رواں تھا شاید

بتاؤں کیا کیا، دکھاؤں کیا کیا، سناؤں اک داستانِ ماضی
جو ہے تو ماضی مگر ہمارے لیے وہ روشن نشاں تھا شاید

بقول اس کے وہ دست و بازو جو اک اشارے پہ جان دیتا
یہ باتیں اب تو ہوئیں پرانی، مگر یہ اس کا گماں تھا شاید

عارفین احمد اکبر

اداریہ

انسانیت کے ساتھ پیار

آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ دنیا میں بسنے والی تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال یعنی خاندان ہے اور مخلوق میں سے اللہ کے نزدیک بہترین وہ ہے جو اس کے خاندان کے ساتھ احسان کرتا ہے۔

اس حدیث میں بہت اچھے انداز میں انسانیت کے ساتھ پیار و محبت کی تلقین کی گئی ہے۔ یہاں انسانیت سے مراد تمام دنیا میں بسنے والے انسان ہیں۔ جس طرح ہم اپنے ایک چھوٹے سے خاندان میں پیار و محبت کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تا گھر کا ماحول پُرسکون رہے۔ ہم اس چھوٹے سے خاندان کے سربراہ یعنی ابو، دادا وغیرہ کا کہا مانتے ہیں بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے پیار کرتے ہیں اسی طرح دنیا میں بسنے والے تمام انسانوں خواہ ان کا تعلق کسی ملک وملت اور رنگ ونسل سے ہو وہ خاندان ہیں اور اللہ تعالیٰ اس خاندان کا سربراہ ہے اس لیے ہر انسان سے محبت کرنی ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور ہونا بھی چاہیے۔

آنحضورؐ نے اس مضمون کو جسم کی مثال دے کر مزید واضح کیا ہے اور فرمایا ہے کہ تمام انسان جسم کی مانند ہیں اگر جسم کا ایک عضو معمولی درد محسوس کرتا ہے تو باقی اعضاء بھی درد محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح تمام انسانیت ایک جسم کی طرح ہے۔ اگر ایک انسان کسی تکلیف میں ہے تو یہ تکلیف دنیا بھر کے انسانوں کو محسوس کرنی چاہیے۔ جیسے آج کل ساری دنیا ایک مہلک اور موذی وائرس کی وجہ سے تکلیف محسوس کر رہی ہے۔ اور تمام دنیا اس کرونا وائرس کی وجہ سے ایک ہوتی نظر آ رہی ہے۔ ہم میں سے ہر ایک، ساری انسانیت کو بچانے کے لیے اپنے اپنے اللہ کے حضور جھک کر معافی مانگ رہا ہے۔ یہودی اپنے رنگ میں، عیسائی اپنے رنگ میں، دہریہ اپنے انداز میں، ہندو اپنے رنگ میں اور مسلمان سجدوں میں گر گر کر اپنے اللہ کے حضور گڑگڑا کر معافی کے طلب گار ہیں اور ساری دنیا انسانیت کو بچانے کے لیے خدا کے آستانہ پر جھکی ہوئی ہے۔

آنحضورؐ کے درج ذیل دو اقوال بھی اس مضمون کو مزید واضح کرتے ہیں۔ فرمایا

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

(صحیح بخاری کتاب الایمان)

کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہیں۔ یہ دنیا میں بسنے والے انسانوں کا ایک چھوٹا خاندان ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر تمام دنیا کے انسانوں کے متعلق فرمایا

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَاءِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ

(سنن نسائی کتاب الایمان)

کہ مومن وہ ہے جس سے دوسرے تمام انسانوں کے خون اور اموال امن میں رہیں۔ اسی لیے تو آنحضورؐ نے ہر نماز کے بعد اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ دائیں اور بائیں کہنے کی تلقین فرمائی۔ جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو دائیں طرف السلام علیکم کہہ کر دائیں طرف والوں کو سلامتی اور پیار کا اظہار کرتے ہیں اور پھر بائیں جانب اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہہ کر بائیں طرف کے انسانوں کو سلامتی اور امن کا پیغام دے رہے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی اسی اصول کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تم آپس میں مت جھگڑو مبادا کہ تم کمزور ہو جاؤ اور تمہاری ہوا نکل جائے۔

مندرجہ بالا بیان شدہ امور میں بعض سبق ہمیں ملتے ہیں ان میں سب سے بڑا سبق ہے کہ ہم انسانیت کی خاطر اپنے نفس کو مار کر اپنے اندر دوسروں کے لیے ایثار پیدا کریں۔ قربانی کرنا سیکھیں۔ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیں۔

آنحضرتؐ کے دور میں دو صحابہ کے درمیان زمین پر جھگڑا ہو گیا۔ یہ دونوں صحابہ نومبائع تھے۔ ابھی ایمان کامل طور پر ان کے دلوں میں راسخ نہ ہوا تھا۔ آنحضورؐ کے پاس یہ کیس آیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو دوسرے کے لیے قربانی کرے گا اور اپنا حصہ زمین کا دوسرے کے لیے چھوڑ دے گا تو میں اُسے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ مگر دونوں نومبائع صحابہ اپنا اپنا حصہ چھوڑنے کو تیار نہ ہوئے کہ ایک تیسرے صحابی جو قریب کھڑے یہ باتیں سن رہے تھے آگے بڑھے اور آنحضورؐ کو مخاطب ہو کر عرض کی کہ حضور! یہ جنت کی بشارت مجھے مل سکتی ہے اگر ان دونوں کے درمیان میں قضیہ کرا دوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے اثبات میں جواب پا کر وہ صحابی بولے کہ مدینہ کے فلاں حصہ میں میرا کھجوروں سے لدا باغ موجود ہے۔ میں وہ تم میں سے ایک کو دیتا ہوں تا یہ جھگڑا ختم ہو۔

اسی طرح ایک جنگ میں تین صحابی شدید زخمی ہوئے اور نزع کی سی کیفیت تھی کہ پانی لایا گیا۔ ایک کو دیا اس نے دوسرے کی طرف اشارہ کیا کہ اسے پہلے پلاؤ اس کو میرے سے زیادہ ضرورت ہے۔ دوسرے نے تیسرے کی طرف اشارہ کیا کہ اسے پہلے پلاؤ اور جب پانی پلانے والا پہلے کے پاس واپس آیا تو وہ جان خدا کے حوالے کر چکے تھے۔ اسی طرح دوسرے اور تیسرے بھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ آپ ایسے ہو جائیں جیسے ماں کے پیٹ سے نکلے دو بھائی۔۔ ایک جگہ آپؑ نے فرمایا ’’نفرت کرنے سے نفرت رفع نہیں ہوتی بلکہ اور بھی بڑھتی ہے۔ محبت نفرت کو ٹھنڈا کر کے رفع کر دیتی ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ جلد پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 424)

انگریزی میں کہتے ہیں

If you wish to be loved, love.

ہر انسان دوسرے سے پیار لینے کا بھوکا ہوتا ہے۔ اگر پیار لینا چاہتے ہو تو پہلے پیار کرنا سیکھو اسی مضمون کو ایک اور محاورہ میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ Give and take۔ پہلے دو پھر لو۔

آج دنیا بھر میں جو احتجاج جلوس اور ہنگامے ہوتے ہیں اور عالمی طاقتیں جنگیں کرتی نظر آتی ہیں وہ اس اصول کو اگر سمجھ لیں تو امن ہو سکتا ہے۔ انسان کو انسان سے محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ انسان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ دراصل اُنسان تھا یعنی دو اُنس دو محبتیں۔ ان میں سے ایک محبت اللہ کے لیے اور دوسری اس کی مخلوق کے ساتھ ہے۔

آج بعض قومیں اپنے آپ کو Superior سمجھتی ہیں دوسری قوموں سے نفرت کرتی ہیں۔ لیکن اگر یہ نفرتیں ختم ہو جائیں تو دنیا پر امن ہو سکتی ہے کیونکہ آج پیار و محبت کی جس قدر ضرورت ہے اس سے قبل نہ تھی۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کا یہ سلوگن جو عالمی مقام اختیار کر گیا ہے اسے اپنانے اور عام کرنے کی ضرورت ہے۔

Love for All, Hatred for None

(ابو سعید)

آج کی دعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا

(جامع ترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر: 3592)

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔ بہت بڑا اور سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں بہت زیادہ۔ اور اس کی ذات پاک ہے صبح بھی اور شام کو بھی۔

یہ بارگاہ ایزدی میں خوبصورت تسبیح وتحمید ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اسی دوران ایک شخص نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا رسول اللہ ﷺ نے (سنا تو) پوچھا ایسا کس نے کہا ہے؟ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے کہا ہے اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: میں اس کلمے کو سن کر حیرت میں پڑ گیا، اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

عائشہ چودھری۔ جرمنی

سورۃ الدُّخان، الجاثیہ، الاَحقاف، محمدؐ اور الفتح کا تعارف

از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

سورۃ الدُّخان

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی ساٹھ آیات ہیں۔

سورہ الدّخان کا ابتدائی مضمون قرآن کریم کی ایک چھوٹی سی سورت ’’القدر‘‘ کے مضمون کی طرف اشارہ کر رہا ہے جو ان ابتدائی آیاتِ کریمہ سے ظاہر ہے کہ ہم نے اس کتاب کو ایسی اندھیری رات میں اتارا ہے جو بہت مبارک تھی کیونکہ اس اندھیرے کے بعد ہمیشہ کے اُجالے پھوٹنے والے تھے۔ اس رات ہر حکمت والی بات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

گزشتہ سورت کے آخر پر یہ مضمون بیان فرمایا گیا تھا کہ مخالفوں کو لہو ولعب میں بھٹکنے دے اور ان سے اعراض کر۔ وہ وقت قریب ہے جب واضح طور پر حق و باطل میں تفریق کر دی جائے گی۔ چنانچہ اس سورت کے آغاز کی آیتوں میں اس بات کا ذکر فرما دیا گیا ہے۔

اس سورت کا نام ’’دُخان‘‘ رکھنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ جن اندھیروں کا وہ شکار ہیں ان کے بعد تو کوئی رحمت کی صبح نہیں پھوٹے گی بلکہ وہ اندھیرے ان کے لئے دخان کی طرح ان کا عذاب بڑھانے کا موجب بنیں گے۔ اس جگہ دخان سے ایٹمی دھوئیں کی طرف بھی اشارہ مراد ہو سکتا ہے جس کے سائے کے نیچے کوئی چیز بھی محفوظ نہیں رہ سکتی بلکہ طرح طرح کی ہلاکتوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جدید سائنسدانوں کی طرف سے یہ تنبیہ ہے کہ ایٹمی دھوئیں کے سائے کے نیچے زندگی کی ہر قسم مٹ جائے گی یہاں تک کہ زمین کے اندر دفن جراثیم بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ایسا ہو گا تب یہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں گے کہ اے اللہ! اس نہایت دردناک عذاب کو ہم سے ٹال دے۔ یہاں یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ اس قسم کا عذاب وقفہ وقفہ سے آئے گا۔ یعنی ایک عالمی جنگ کی ہلاکت خیزیوں کے بعد کچھ عرصہ مہلت دی جائے گی، اس کے بعد پھر اگلی عالمی جنگ نئی ہلاکتیں لے کر آئے گی۔ سورۃ الدّخان کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم دیا گیا تھا کہ اس کی پیشگوئیوں کے ظہور کا زمانہ دجّال کے ظہور سے تعلق رکھتا ہے۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 886)

سورۃ الجاثیہ

یہ سورت مکی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی اڑتیس آیات ہیں۔

اس سورت میں آیت نمبر 14 ایک ایسی آیت ہے جو زمین و آسمان میں مخفی اسرار سے اس رنگ میں پردہ اٹھا رہی ہے کہ پہلی کسی کتاب میں اس سے ملتی جلتی آیت نازل نہیں ہوئی۔ فرمایا کہ تمام تر جو زمین و آسمان میں ہے وہ انسان کے لئے مسخر کیا گیا ہے۔ پس وہ لوگ جو تفکّر کرتے ہیں یہ معلوم کر لیں گے کہ تمام اجرام سماوی کے اثرات انسان پر مترتب ہو رہے ہیں۔ گویا کہ انسان ایک مائیکرو یونیورس (Micro Universe) ہے اور اس وسیع کائنات کا خلاصہ ہے۔

پھر اس ذکر کے بعد کہ قیامت ضرور قائم ہونے والی ہے، فرمایا کہ قیامت کے ہیبت ناک نشان کو دیکھ کر اور اپنے بدانجام کو اپنی آنکھوں کے سامنے پاتے ہوئے وہ گھٹنوں کے بل زمین پر جا پڑیں گے یعنی اللہ تعالیٰ کے جلال کے سامنے سجدہ ریز ہو کر یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ اس عذابِ عظیم سے بچائے جا سکتے۔ پھر فرمایا کہ ہر اُمّت کا فیصلہ اس کی اپنی کتاب یعنی شریعت کے مطابق کیا جائے گا۔

اس سورت کی آخری آیت انسان کی نظر کو پھر اس امر کی طرف متوجہ کرتی ہے کہ ساری کائنات زبانِ حال سے اللہ کی حمد کر رہی ہے اور یہ کہ اسی کی تمام بڑائی ہے اور وہی کامل غلبہ والا اور صاحبِ حکمت ہے۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 893)

سورۃ الاَحقاف

یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی چھتیس آیات ہیں۔

اس سورت کے آغاز ہی میں اُس حقیقت کا دوبارہ اظہار کیا گیا ہے جو گزشتہ سورت کی آخری آیات میں بیان فرمائی گئی ہے کہ زمین و آسمان کی ہر چیز اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب اللہ ہی کی حمد کر رہا ہے۔ اس سورت کے آغاز میں فرمایا گیا کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے وہ اسی حق پر قائم ہے جس کا اس سے پہلے ذکر فرمایا گیا ہے۔ گویا ساری کائنات حق تعالیٰ کے سوا کسی اور کی گواہی نہیں دے رہی۔ اس کے معاً بعد مشرکین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ تمام زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے اندر ہے اللہ ہی کی تخلیق ہے۔ کوئی اپنے فرضی خداؤں کی تخلیق بھی تو دکھاوے۔ دراصل اس میں مضمر دلیل یہ ہے کہ ہر مخلوق پر ایک ہی خالق کی چھاپ ہے۔

اگرچہ اس سورت میں سابقہ قوم عاد کی ہلاکت کا ذکر کیا جا رہا ہے جنہیں احقاف کے ذریعہ ڈرایا گیا مگر قرآن کریم کا یہ اسلوب نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ گزشتہ قوموں کے ذکر کے ساتھ اس سے ملتے جلتے آئندہ آنے والے حالات کی طرف بھی اشارہ کر دیا جاتا ہے۔

اس سورت میں ایک دفعہ پھر دُخان والے مضمون کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ جب بھی ان پر بادل سایہ کرتے ہیں تو وہ سمجھتے ہیں کہ آسمان سے ان پر نعمتیں برسیں گی۔ لیکن جب وہ بادل ان تک پہنچے گا تو اس وقت ان کو معلوم ہو گا کہ اس کے ساتھ ایسی ریڈیائی ہوائیں آ رہی ہیں جو ہر چیز کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ پس وہ اپنے مساکن سے باہر نکلنے کی بھی توفیق نہیں پائیں گے اور ان کے ویران مساکن کے سوا ان کے وجود پر کوئی گواہی نہیں ملے گی۔ ناگاساکی اور ہیروشیما دونوں اسی کا مصداق ہیں۔

آیتِ کریمہ نمبر 34 میں یہ مضمون بیان فرمایا جا رہا ہے کہ کیا وہ دیکھتے نہیں کہ زمین و آسمان کی پیدائش سے اللہ تھکتا نہیں۔ اُس زمانہ کا انسان کیسے یہ دیکھ سکتا تھا لیکن اس زمانہ کا انسان جو زمین و آسمان کے راز معلوم کرنے کی کوشش کر رہا ہے وہ جانتا ہے کہ زمین و آسمان مسلسل عدم میں ڈوبتے اور پھر ایک نئی تخلیق میں ابھر آتے ہیں۔ اور یہ بار بار زمین و آسمان کو کالعدم کر کے وجود کی سطح پر ابھارنا اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا فعل ہے جو بتا رہا ہے کہ وہ کبھی بھی تخلیق سے تھکا نہیں۔ پس انسان کو کیسے یہ گمان ہوا کہ جب وہ فنا ہو جائے گا تو اس کو از سرِ نو زندہ کرنے کی اللہ تعالیٰ کو استطاعت نہیں ہو گی

(قرآن کریم اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 901)

سورۃ محمدؐ

یہ سورت مدنی ہے اور بسم اللہ سمیت اس کی انتالیس آیات ہیں۔

اس سورت میں جو اگرچہ آیات کی گنتی کے لحاظ سے بہت چھوٹی ہے عملاً قرآن کی گزشتہ تمام سورتوں کا خلاصہ بیان فرما دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے مظہر تھے۔

اس کی آیتِ کریمہ نمبر 19 میں یہ فرمایا گیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جس عظیم روحانی قیامت کے لئے مبعوث فرمائے گئے اس کے قرب کی تمام علامات ظاہر ہو چکی ہیں۔ پس اُس وقت ان کا نصیحت پکڑنا کس کام آئے گا جب وہ برپا ہو جائے گی۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 911)

سورۃ الفتح

یہ سورت صلح حدیبیہ سے واپسی پر نازل ہوئی اور بسم اللہ سمیت اس کی تیس آیات ہیں۔

سورۃ محمدؐ کے بعد سورۃ الفتح آتی ہے جس میں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی بلند مقام بیان فرمایا گیا ہے جو آیت نمبر 11 میں مذکور ہے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اتنا بلند تھا کہ کامل طور پر آپؐ اللہ تعالیٰ کے ہو گئے تھے اور اسی وجہ سے آپؐ کا آنا گویا اللہ تعالیٰ کا آنا تھا۔ آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرنا تھا جیسا کہ فرمایا اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ۔ یعنی یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو اُن کے ہاتھ پر ہے۔

آیت نمبر 19 میں اللہ تعالیٰ کی بیعت والے مضمون کا پھر اعادہ فرمایا گیا ہے جبکہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ایک درخت کے نیچے مومن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر عہدِ بیعت کا اعادہ کر رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ وعدہ فرمایا گیا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کے دل میں حج نہ کرنے کی وجہ سے جو بھی خلش تھی وہ اس بیعت کے بعد کلیۃً دور فرما دی گئی اور کامل سکینت عطا ہوئی اور جس بات کو بظاہر شکست سمجھا جاتا تھا یعنی مکہ میں داخل نہ ہو سکنا، اس نے آئندہ تمام فتوحات کی بنیاد ڈال دی جن میں قریب کی فتح بھی شامل تھی اور بعد میں آنے والی فتوحات بھی۔

آخر پر مومنوں سے وعدہ کیا گیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رؤیا دکھائی گئی تھی وہ یقیناً حق کے ساتھ پوری ہو گی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اس پر گواہ ٹھہریں گے کہ وہ مناسک حج ادا کرتے ہوئے مکہ معظمہ میں داخل ہوں گے اور مکہ پر یہ غلبہ تمام بنی نوع انسان پر غلبہ کا پیش خیمہ بنے گا۔

سورۃ محمدؐ کے بعد اس سورت میں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک بیان فرمایا گیا اور قطعیّت کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کا ذکر فرما دیا گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت آپؐ کے نام محمدؐ کے ساتھ ظاہر کی گئی تھی اور ان تمام صفات کا ذکر فرمایا جو اس عظیم الشان جلالی نبی اور اس کے صحابہ کے مقدر میں تھیں۔ پھر انجیل کی بھی ایک پیشگوئی کا ذکر فرمایا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشگوئی صرف عہد نامہ قدیم میں ہی نہیں بلکہ عہد نامہ جدید میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے کی گئی تھی جو آپؐ کی جمالی شان کی مظہر ہے اور ایک ایسی کھیتی سے اس کی مثال دی گئی ہے جسے کوئی متکبر اپنے بد ارادوں کے باوجود روندنے میں کامیاب نہیں ہو گا اور ایک نہیں بلکہ کئی زُرّاع ایسے ہوں گے جو وہ کھیتی لگائیں گے۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ مع سورتوں کا تعارف از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 920)

انصر رضا۔ نمائندہ الفضل آن لائن، کینیڈا

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

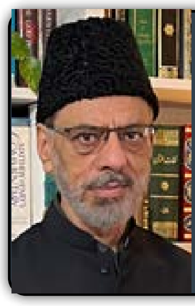

اسلام دین فطرت ہے اور اس کی تمام تعلیمات انسانی فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔شریعت اسلامیہ میں ہر اس بات کی تعلیم دی گئی ہے جو انسان کے لئے مفید ہے اور ہر اس بات سے منع کیا گیا ہے جو انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔ ہر چند اسلام فرد کی آزادی کا قائل ہے لیکن یہ آزادی مادر پدر آزادی نہیں بلکہ چند اصولوں کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔جس طرح ایک تند و تیز دریا کو بند باندھ کر بجلی پیدا کرنے اور کاشتکاری کے لئے کام میں لایا جاتا ہے اسی طرح انسان کے نفسانی جذبات کو چند اصولوں کا پابند بنا کر ان سے معاشرہ کی ترقی اور بہتری کے لئے کام لیا جاسکتا ہے۔ انسان کے شہوانی جذبات معاشرے میں برائی پیدا کرنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اس برائی کی ابتداء مرد وعورت کے آزاد و بے حجاب اختلاط سے ہوتی ہے۔اسلام نے اس برائی کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے مردوں اور عورتوں کی مخلوط مجالس سے منع فرمایا۔انگریزی کا ایک محاورہ ہے To Nip the Evil in the Bud۔یعنی برائی کو پھلنے پھولنے سے پہلے ہی ختم کردینا۔مرد وعورت کے آزادانہ اختلاط کی مناہی، مردوں کے لئے غضِّ بصر اور عورتوں کے لئے پردے کا حکم ایسی ہی تعلیمات ہیں جو معاشرے میں پھیلنے والی برائیوں کا ابتداء ہی میں قلع قمع کردیتی ہیں۔

انہی احکام کے مدِّنظر مسلمان معاشروں میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ درسگاہیں قائم کی جاتی رہی ہیں اگرچہ مغرب کی نام نہاد روشن خیالی، مردوں اور عورتوں کے یکساں حقوق اور آزادی نسواں کے نام پر اب مسلمان معاشروں میں بھی coeducation یعنی بچوں اور بچیوں کے لئے ایک ہی سکول کا رواج ہوگیا ہے۔دلچسپ بات یہ ہے کہ جس مغرب کی اندھا دھند تقلید کی جارہی ہے اب خود وہاں کے لوگ، یہ جانے بغیر کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے، اسلام کی فطری تعلیم کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے، ’’آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج‘‘۔مغرب میں حضورؑ کے اس فرمان کا اطلاق جہاں دیگر بہت سے عقائد، سماجی معاملات اور رویوں میں ہورہا ہے وہاں بچوں اور بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ درسگاہوں کے قیام کے سلسلے میں بھی اسلام کی فطری تعلیم کو اپنایا جارہا ہے۔

چند برس قبل امریکہ کی ریاست میری لینڈ میں ایک تنظیم قائم کی گئی ہے جس کا نام

(NASSPE) NATIONAL ASSOCIATION FOR SINGLE-SEX PUBLIC EDUCATION

ہے۔یہ تنظیم لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے الگ الگ سکول قائم کرنے کی مہم چلارہی ہے اور چند ایسے سکول قائم بھی کرچکی ہے جن میں لڑکوں اور لڑکیوں کو الگ الگ تعلیم دی جاتی ہے۔اس تنظیم کا کہنا ہے کہ سکولوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے محض الگ کلاس رومز قائم کرنا کافی نہیں بلکہ ان کے لئے سکول ہی الگ ہونے چاہئیں۔اس تنظیم کی گورننگ باڈی یعنی مجلس عاملہ کے سربراہ ڈاکٹر لیونارڈ سیکس (Dr.Leonard Sax) ہیں جنہوں نے اس موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام ہے WHY GENDER MATTERS یعنی صنف کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے۔اس کتاب میں ڈاکٹر لیونارڈ نے، جو کہ ایک میڈیکل ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ سائیکالوجی یعنی نفسیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی رکھتے ہیں، یہ بتایا ہے کہ مردوں اور عورتوں کا دماغ پیدائش کے وقت سے ہی ہر لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کا پروان چڑھنا بھی مختلف طریقے سے ہوتا ہے۔مشہور زمانہ ٹائم میگزین نے اپنی 7 مارچ 2005ء کی اشاعت میں اس کتاب کا ذکر سرورق کے مضمون یعنی کور سٹوری کے طور پر کیا اور لکھا کہ ڈاکٹر لیونارڈ نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں چنانچہ ان کا ماحول الگ الگ کردینا چاہئے تا کہ ان کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا ان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔

نفسیات کی گہری تعلیم حاصل کرنے اور ایک لمبے عرصے تک مختلف کیسوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ڈاکٹر لیونارڈ اس نتیجے پر پہنچے کہ طبائع، عادات اور دماغی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہونے کے باعث بچوں اور بچیوں کو ابتداء ہی سے الگ الگ سکولوں میں تعلیم دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے ہم خیال لوگوں پر مشتمل ایک ایسوسی ایشن قائم کی جس کا نام، جیسا کہ اوپر بتایا گیا، NASSPE رکھا گیا۔ان کا کہنا ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں لوگوں میں اس بات کا احساس شدت سے ابھرا ہے کہ لڑکے لڑکیوں کا سکول الگ الگ ہونا چاہئے۔اس احساس کے ابھرنے کی سب سے اہم وجہ نفسیات اور تعلیم کے ماہرین کا اس بات کا مشاہدہ ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں کے سیکھنے کا طریقہ مختلف ہے اور مختلف مضامین میں ان کی دلچسپیاں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ان ماہرین کا کہنا ہے کہ مشترکہ تعلیمی ماحول میں لڑکیاں لڑکوں کے دباؤ میں آکر سائنس، میتھ اور کمپیوٹر وغیرہ کے مضامین منتخب نہیں کرتیں کیونکہ انہیں عام طور پر لڑکوں کے مضامین سمجھا جاتا ہے۔اسی طرح لڑکیوں کے ساتھ پڑھنے والے لڑکے آرٹس، فنون لطیفہ اور میوزک وغیرہ کے مضامین اختیار نہیں کرتے کیونکہ انہیں صنف نازک کے مضامین سمجھا جاتا ہے اور کسی لڑکے کا یہ مضمون لینا اس کے لئے باعث شرم سمجھا جاتا ہے۔اس کے برعکس علیحدہ علیحدہ درسگاہ میں ایسے مضامین اختیار کرنے میں کسی کو کوئی جھجک یا حجاب نہیں ہوتا۔

اس سلسلے میں مزید معلومات www.singlesexschools.org اور www.whygendermatters.com سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

مردوں اور عورتوں کے دماغ کے مختلف ہونے کا خیال صرف ڈاکٹر لیونارڈ ہی کا نہیں ہے بلکہ اس موضوع پر میڈیکل اور سائیکالوجی کے چوٹی کے ماہرین نے تحقیق کا ایک انبار لگادیا ہے۔کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر سائمن بیرن کوہن نے اپنی پانچ سال تحقیق کا نچوڑ اپنی کتاب The Essential Difference میں پیش کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ بحالی حقوق نسواں کی تحریکوں کے دباؤ کے تحت 90ء کی دہائی شروع ہونے تک عورتوں اور مردوں کے دماغ کے مختلف ہونے کے بارے میں بات کرنا ایک نہایت گھناؤنا سماجی جرم سمجھا جاتا تھا۔آزادی نسواں اور مردوں کے برابر حقوق کا مطالبہ کرنے والی تنظیمیں اور ان کے حمایتی ایسی کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھے اور نہ ہی معاشرے میں ایسی کسی بات کے رائج ہونے کی اجازت دیتے تھے جس سے مردوں اور عورتوں کے برابر ہونے کی کسی بھی رنگ میں نفی ہوتی ہو۔لیکن اب جدید سائنسی تحقیقات نے یہ بات ثابت کرکے کہ عورتوں اور مردوں کا دماغ ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے، اس بارے میں لکھنا آسان کردیا ہے۔اب یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے مختلف طریقے سے سوچتے ہیں، ان کی دلچسپیاں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اور وہ مختلف واقعات وحادثات کے بارے میں اپنا ردعمل مختلف طریقے سے ظاہر کرتے ہیں۔مردوں اور عورتوں کا راستہ بتانے کا طریق بھی ایک دوسرے سے قطعًا مختلف ہوتا ہے اور حالات کا دباؤ برداشت کرنے میں بھی دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ایک ماہر غذائیات Elisa Lottor, Ph.D نے اپنی کتاب Female and Forgetful میں بھی اسی بات کو ثابت کیا ہے۔ان تمام تحقیقات کا لب لباب یہ ہے کہ مغرب میں ان دونوں اصناف کے برابر ہونے کے بارے میں جو پروپیگنڈا کیا جارہا ہے وہ مکمل طور پر درست نہیں ہے۔جسمانی اور نفسیاتی اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہونے کے باعث ان دونوں اصناف کا دائرہ کار ایک دوسرے سے الگ ہے اور انہیں اپنے اپنے دائرے میں رہ کر ہی معاشرے کی ترقی اور بہتری کے لئے کام کرنا چاہئے۔

آپ نے دیکھا کہ اگرچہ مغربی سکالرز نے مرد وعورت کے الگ الگ دائرہ کار متعین کرنے اور ان کو ایک دوسرے سے مختلف قرار دینے کی وجوہات اسلامی شریعت سے مختلف بیان کی ہیں لیکن وجہ چاہے کچھ بھی ہو مغرب میں اس بات کا احساس بڑھ رہا ہے کہ مرد وعورت جسمانی اور نفسیاتی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور معاشرے میں ان کے دائرہ کار الگ الگ ہیں۔ان کی تحقیقات نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ان دونوں اصناف میں جو پوشیدہ صلاحیتیں ہیں وہ ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ اختلاط کے نتیجے میں دب کر رہ جاتی ہیں لہٰذا ان کو الگ الگ ماحول میں پروان چڑھانا چاہئے۔جدید سائنسی علوم کی روشنی میں ہونے والی مغربی دنیا کی یہ تحقیقات آج جن نتائج پر پہنچی ہیں، اسلام آج سے چودہ سو برس پیشتر ان کو بیان کرچکا ہے اور اس سے انحراف کے عواقب کو بھی بیان کرچکا ہے۔یہ تمام تحقیقات اس بات کا شافی ثبوت ہیں کہ اسلامی تعلیمات ہی انسان کی فطرت کے عین مطابق ہیں اور ہمیں ان تمام معاشرتی خرابیوں سے بچانے والی ہیں جن میں ہم ان تعلیمات کو نظر انداز کرکے گرفتار ہوجاتے ہیں۔جیسا کہ ہمارے ہاں رواج ہے کہ ہم اپنی ہی چیز کی اس وقت تک قدر نہیں کرتے جب تک وہ باہر کے ممالک میں پسندیدگی اور قبولیت کا درجہ نہ حاصل کرلے۔چنانچہ ممکن ہے کہ اسلامی تعلیم کے اتباع میں نہ سہی مغرب کی نقالی میں ہی سہی لڑکوں اور لڑکیوں کے علیحدہ سکولوں کا نظام مسلمان ممالک میں بھی رائج ہوجائے۔

عاطف وقاص۔ ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 31

اسم صفت اس کی اقسام اور ان اقسام کی تفاصیل زیر بحث ہیں۔ گزشتہ سبق میں ہم نے اسم صفت کی قسم صفت نسبتی پہ بحث مکمل کی تھی۔ آج ہم اسم صفت کی قسم صفت مقداری پہ بات کریں گے۔

صفت مقداری: یہ کسی اسم کی ایسی صفت ہوتی ہے جو کسی چیز کی مقدار یا جسامت کو ظاہر کرتی ہے۔

Quantitative Adjective (صفت مقداری): A word that modifies (اثر ڈالنا) a noun (اسم) by indicating a number/quantity is called a quantitative adjective.

مقدار دو قسم کی ہے۔ ایک معین (یعنی جو مقرر ہو، فکسڈ ہو) دوسری غیر معین۔

غیر معین: یہ ایک ایسی مقدار ہوتی ہے جو مقرر نہیں ہوتی۔ جیسے بہت، تھوڑا، کم، کچھ، زیادہ وغیرہ۔

(ا)۔ یہ الفاظ تعداد (یعنی جو چیز گنی جا سکے) اور مقدار (جو چیز گنی نہ جا سکے مگر وزن کی جا سکے) دونوں کے لئے آتے ہیں۔ اور یہ کب مقدار کے لئے استعمال ہو رہے ہیں اور کب تعداد کے لئے اس کا فیصلہ اس اسم سے ہوتا ہے جس کے لئے یہ استعمال ہو رہے ہوں۔ دیکھنا یہ ہوگا کہ وہ چیز جس کے لئے یہ استعمال ہو رہے ہوں کیا وہ گنی جا سکتی ہے یا اسے تولا جاتا ہے۔ جیسے بہت سے آدمی ہیں (تعدادی)۔ اور بہت سا گڑ رکھا ہے (مقداری)۔

(ب)۔ ان کے علاوہ کتنا، جتنا، اتنا بھی صفات مقداری کے لئے آتے ہیں۔

مثالیں: دیکھو برتن میں کتنا (یعنی کتنی مقدار ہے) پانی ہے۔ جتنا (مقدار) کھانا کھا سکو کھاؤ۔ اتنا پانی مت پیو۔ اُف اتنا بڑا کیڑا۔

بعض موقعوں پہ (یہ اور وہ) ان معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے یہ بڑا بچھو، اب کی برسات کا وہ زور ہے کہ خدا کی پناہ، یہ ڈھیر کتابوں کا پڑا ہے۔

صفات ضمیری: یہ ایسی ضمائر ہوتی ہیں جو صفت کا کام دیتی ہیں۔

There are pronouns ضمائر that work as adjectives.

صفت ضمیری کی امثال جیسے وہ، کون، کون سا، جو، کیا یہ الفاظ جب تنہا آتے ہیں تو ضمیر ہیں اور جب کسی اسم کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں تو صفات ہیں۔

وہ عورت آئی تھی۔ یہ کام مجھ سے نہیں ہوسکتا۔ کون شخص ایسا کہتا ہے۔ جو کام تم سے نہیں ہوسکتا اسے ہاتھ کیوں لگاتے ہو۔ کیا چیز گر پڑی۔

صفت کی تذکیر و تانیث: اردو زبان میں اسم صفت پہ اس چیز کی جنس کا اثر پڑتا ہے جس چیز کی وہ صفت ہوتی ہے۔ اگر وہ چیز واحد یعنی ایک ہوگی تو صفت کی تحریری شکل اور ہوگی جیسے اچھا لڑکا۔ یہاں ایک لڑکا ہے تو صفت ہے 'اچھا' دوسری مثال دیکھیے۔ اچھے لڑکے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جیسے لڑکا سے لڑکے بنا اسی طرح اسم صفت اچھا سے اچھے بن گیا۔ تو چیز کے واحد یا جمع ہونے کا بھی اسم صفت پہ اثر پڑتا ہے۔ اب مذکر اور مونث کا اسم صفت پہ اثر دیکھتے ہیں۔ اچھا لڑکا۔ میں اچھا اسم صفت ہے اور لڑکا مذکر ہے۔ اچھی لڑکی۔ یہاں اچھی اسم صفت ہے اور لڑکی مونث ہے۔ پس آپ نے دیکھا کہ اسم کی جنس تبدیل ہوتے ہی اسم صفت کی شکل بھی بدل گئی۔

قاعدہ: اگر مذکر کے آخر میں (الف) ہوتا ہے تو یہ (الف) بدل کر (ی) سے بدل جاتا ہے۔ اسی طرح جمع میں بھی (الف) کو (ی) سے بدل دیتے ہیں۔ مگر جمع مونث میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

اچھا مرد (واحد مذکر)، اچھے (تبدیل ہوگیا) مرد (جمع مذکر)، اچھی عورت (واحد مونث)، اچھی (کوئی تبدیلی نہیں ہوئی) عورتیں (جمع مونث)۔

دیوانہ انسان (واحد مذکر)، دیوانے (تبدیل ہوگیا) انسان (جمع مذکر)، دیوانی عورت (واحد مونث)، دیوانی (کوئی تبدیلی نہیں ہوئی) عورتیں (جمع مونث)۔

یہی اثرات عددی صفات پہ بھی پڑتے ہیں جب چیز کی جنس بدل جاتی ہے۔ جیسے پانچواں مرد (واحد مذکر)، پانچویں عورت (واحد مونث)

However, when a preposition (حرف ربط) comes after a masculine noun (اسم مذکر) then adjective's (اسم صفت کی شکل) form will be changed and become a passive (مجہول) form.

جیسے پانچواں اونٹ کے بعد اگر حرف ربط آجائے تو پانچواں بدل کر پانچویں ہوجائے گا۔ جیسے پانچویں اونٹ پر (حرف ربط) سامان زیادہ لادا گیا۔ لیکن اگر اسم مونث ہو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جیسے پانچویں منزل۔ اور وہ لوگ پانچویں منزل پہ رہتے ہیں۔ یہاں منزل مونث ہے اور اس مراد بلڈنگ کا پانچواں لیول ہے۔

صفات کی تصغیر: اردو زبان میں جیسے اسم یا چیز کی جنس اسم صفت پہ اثر انداز ہوتی ہے اسی طرح چیز کا چھوٹا یا بڑا ہونا بھی بعض اوقات اسم صفت پہ اثر انداز ہوتا ہے۔ لمبی چیز اگر کچھ زیادہ ہی لمبی ہو اور اس کا حلیہ عجیب و غریب ہو تو اسے لمبوتری یا لمبوترا بھی کہا جاتا ہے اس میں کسی قدر حقارت یا تنقید بھی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح چھوٹے سے چھٹکا وغیرہ۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

جبکہ ہر جوہر قابل کے لئے خدا نے یہی قانون رکھا ہے وہ اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے اور لوگ ان کے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں مگر کچھ وقت نہیں گزرتا کہ وہ اس سبزہ کی طرح (جو خس و خاشاک میں دبے ہوئے دانے سے نکلتا ہے) نکلتے ہیں اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے۔ یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطۂ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن نہ اس لئے کہ غرق کئے جاویں بلکہ اس لئے کہ ان موتیوں کے وارث ہوں جو دریائے وحدت کی تہ میں ہیں۔ وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں نہ اس لئے کہ جلائے جائیں بلکہ اس غرض کے لئے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشا دکھایا جاوے۔ غرض ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور ہنسی کی جاتی ہے۔ ان پہ لعنت کرنا ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اپنی نصرت کی چمکار دکھاتا ہے۔ اس وقت دنیا کو ثابت ہوجاتا ہے اور غیرت الٰہی اس غریب کے لئے جوش مارتی ہے اور ایک ہی تجلی میں اعداء کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ سو اوّل نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور آخر میں اس کی باری آتی ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 177 ایڈیشن 2016)

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنی

جوہر: ہنر، کمال، لیاقت، عطر، قیمتی پتھر مثلاً ہیرا، یاقوت، یہاں مراد ہے ان خوبیوں کا حامل انسان۔

قابل: قیمتی، نایاب

قانون: Law

مٹی میں پھینک دینا: مشکلات میں سے گزارنا، بظاہر نظرانداز کردینا۔

خس و خاشاک: گھاس پھوس

آب و تاب: چمک دمک، شان و شوکت۔

قدیم سے: جب سے دنیا بنی ہے۔

ورطہ: وہ زمین جہاں راستہ نہ ہو، ہلاکت کا مقام نیز گڑھا، کنواں، غار، بھنور، گرداب پانی کا چکر، مصیبت، تباہی، بربادی۔

عظیمہ: عظیم کی مونث، سخت، شدید۔

غرق: ڈوبنا، تباہ ہونا۔

دریائے وحدت: خدائے واحد کی ہستی کا علم، محبتِ الٰہی کا عرفان۔

ٹھٹھا: مذاق، تمسخر۔

جلوہ: تجلی، نظارہ، تائید و نصرت۔

چمکار: چمک، تجلی۔

اعداء: دشمن۔

پاش پاش کرنا یا ہونا: تباہ و برباد کردینا۔

نوبت: وقت، زمانہ، باری۔

ظہیر احمد طاہر۔ نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

اردو کے چند اشعار جن کا ایک مصرعہ ضرب المثل بن گیا

اردو شاعری میں بہت سے ایسے اشعار ہیں جن کا کوئی ایک مصرع بہت مشہور ہوگیا لیکن اکثر لوگ ان اشعار کے دوسرے مصرعے سے ناواقف ہیں۔ ذیل میں ایسے ہی چند مشہور اشعار درج کئے جا رہے ہیں جن کا ایک مصرعہ ضرب المثل کی حد تک مشہور ہوگیا۔

خط ان کا بہت خوب عبارت بہت اچھی
اللہ کرے زورِقلم اور زیادہ

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بڑی دیر کی مہرباں آتے آتے

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں

خبر سن کر مرے مرنے کی وہ بولے رقیبوں سے
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

(مرزا داغ دہلوی)

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے، جس کی پردہ داری ہے

(مرزا غالب)

مریضِ عشق پہ رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

راہ دور عشق میں روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

میر عمداً بھی کوئی مرتا ہے
جان ہے تو جہان ہے پیارے

(میر تقی میر)

آخر گِل اپنی صرفِ میکدہ ہوئی
پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

(مرزا جواں بخت جہاں دار)

غیروں سے کہا تم نے غیروں سے سنا تم نے
کچھ ہم سے کہا ہوتا کچھ ہم سے سنا ہوتا

(چراغ حسن حسرت)

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

قریب ہے یارو روزِ محشر چھپے گا کُشتوں کا خون کیونکر؟
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا

ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے
زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

(امیر مینائی)

پھول تو دو دن بہار جاں فزا دکھلا گئے
حسرت اُن غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

بجا کہے جسے عالم اسے بجا سمجھو
زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو

(شیخ ابراہیم ذوق)

بہت جی خوش ہوا حالی سے مل کر
ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں

(الطاف حسین حالی)

جذبۂ عشق سلامت ہے تو انشاءاللہ
کچے دھاگے سے چلیں آئیں گے سرکار بندھے

(انشاءاللہ خاں انشا)

ہم طالب شہرت ہیں ہمیں ننگ سے کیا کام
بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

(مصطفٰی خاں شیفتہ)

برباد گلستاں کرنے کو بس ایک ہی الو کافی تھا
ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا

(شوق بہرائچی)

یہ راز کوئی اب راز نہیں، سب اہل گلستاں جان گئے
ہر شاخ پہ اُلو بیٹھا ہے، انجامِ گلستاں کیا ہوگا

(نوح ناروی)

دیوارِ چمن پر زاغ وزغن، مصروف ہیں نوحہ خوانی میں
ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے، انجامِ گلستاں کیا ہو گا

(کمال سالار پوری)

ہر نا اہل معیار بنی، ہر جوہر قابل روتا ہے
ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے، انجامِ گلستاں کیا ہو گا

(نامعلوم)

داور حشر مرا نامۂ اعمال نہ دیکھ
اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں

(محمد دین تاثیر)

میں کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کروں
تمام شہر نے پہنے ہوئے ہیں دستانے

(مصطفٰی زیدی)

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گزرے گی جب مل بیٹھیں گے دیوانے دو

(میاں داد خاں سیاح)

نہ گور سکندر نہ ہے قبر دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

غم وغصہ و رنج و اندوہ و حرماں
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

لگے منہ بھی چڑھانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

(حیدر علی آتش)

یہ باطن اندھیرے بظاہر اجالے
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

(اشرف رفیع)

کیسے کہہ دوں کہ مجھے چھوڑ دیا اس نے
بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی

(پروین شاکر)

اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

(جرأت قلندر بخش)

یہ جبر بھی دیکھا ہے تاریخ کی نظروں نے
لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی

(مظفر رزمی)

سرخ رو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد
رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ پس جانے کے بعد

(سید غلام محمد مست کلکتوی)

سدا عیش دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

(میر حسن)

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(مہتاب رائے تاباں)

اب اداس پھرتے ہو سردیوں کی شاموں میں
اس طرح تو ہوتا ہے، اس طرح کے کاموں میں

(شعیب بن عزیز)

وصالِ یار سے دونا ہوا عشق
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

(شاد لکھنوی)

عید کا دن ہے گلے آج تو مل لے ظالم
رسم دنیا بھی ہے موقع بھی ہے دستور بھی ہے

(قمر بدیوانی)

اے صنم وصل کی تدبیروں سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

(مرزا رضا برق لکھنوی)

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

(نواب علی اصغر)

مدثر ظفر

آرکٹک فریزر جہاں کمزوروں کی کوئی جگہ نہیں

آرکٹک میں درجہ حرارت منفی 30 ڈگری تک گر چکا ہے۔ ہر چیز پر برف کی دبیز تہ چڑھ چکی ہے۔ تاحد نگاہ برف کی سفید چادر کفن کی مانند بچھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ بادی النظر میں یہاں کسی ذی روح کی موجودگی محالات میں سے معلوم ہوتی۔ ابھی موسم سرما کا آغاز ہے، اگلے چند ماہ میں سردی میں مزید اضافہ ہو جائے گا اور صرف سخت جان جانور ہی اس ماحول میں رہ سکیں گے۔ یہاں موجود جانور بھی برف کی مانند بالکل سفید ہوتے ہیں۔ ماحول سے یہ مطابقت ہی انکی بقاء کی ضامن ہے۔ عین ممکن ہے کہ کوئی برفانی خرگوش یا لومڑی حتی کہ برفانی ریچھ بھی چند میٹر کے فاصلے سے آپ کو نظر نہ آئے۔ برفانی لومڑی کی قوت سماعت حیرت انگیز ہوتی ہے۔ یہ ایک جگہ بے سدھ ہو کر بیٹھ جاتی ہے اور برف کی تہ میں موجود چوہوں کی موجودگی کا پتہ ان کی آوازوں سے لگاتی ہے۔ چوہے کی موجودگی کا پتہ چلتے ہی لومڑی چند فٹ تک فضاء میں بلند ہوتی ہے اور ناک کے بل عین اس جگہ برف میں غوطہ لگاتی ہے جہاں چوہا موجود ہوتا ہے۔ یہ اسی طرح شکار کرتی ہیں اور شکار کیے ہوئے اضافی چوہوں کو برف کی تہ میں چھپا دیتی ہیں۔نیشنل جیوگرافک چینل کے لیے آرکٹک میں برفانی لومڑی کو فلمانے والے ایک فوٹو گرافر نے برفانی لومڑی کو ایک دن میں 90 چوہوں کا شکار کرتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے لومڑی نے کچھ کھائے اور باقی برف میں چھپا دیے۔

یہیں برفانی خرگوش بھی موجود ہیں۔ انہوں نے برف میں خود کو چھپانا اچھی طرح سیکھ لیا ہے۔ یہ کوئی بھی غیرضروری حرکت نہیں کرتے کیونکہ اس طرح آسانی سے برفانی لومڑی یا فضاء میں اڑتے باز کی نظروں میں آ سکتے ہیں۔ ان کی دونوں آنکھیں 360 ڈگری تک گھوم سکتی ہیں۔ چنانچہ انہیں اردگرد سے چوکنا رہنے کے لیے گردن گھمانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ برفانی خرگوش آرکٹک کا تیز ترین جانور ہے جو برف پر 37 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

آرکٹک کی فضاء میں اڑنے والے باز بھی سر سے پاؤں تک بالکل سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ بنا کوئی آواز پیدا کیے انتہائی خاموشی سے اڑتے ہیں۔ ان کی نظر بلا کی تیز ہوتی ہے۔ یہ برف پر ہونے والی معمولی سی حرکت کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔نظروں میں آتے ہی چوہے پر جھپٹتے ہیں اسے دبوچ کر تقریباً سالم ہی نگل لیتے ہیں۔ باز کے علاوہ یہاں Ptarmigan نامی پرندے بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ جسامت میں عام گھریلو مرغی جتنا ہوتا ہے اور مرغی سے مشابہ ہونے کی وجہ سے اسے برفانی مرغی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بھی بالکل سفید ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں چھوٹے چھوٹے پروں سے ڈھکے ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ جما دینے والی سردی میں محفوظ رہتے ہیں۔

آرکٹک میں جاڑا بہت بے رحم ہو جاتا ہے۔ دن مختصر راتیں لمبی اور سرد ترین ہوتی ہیں۔ ایسے ماحول میں زندہ رہنے کے لیے خوراک کا حصول ایک چیلنج ہوتا ہے۔ اپنی بقاء کے لیے یہ جانور مسلسل جدوجہد کرتے نظر آتے ہیں۔ جب سورج کئی کئی ماہ کے لیے نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے پھر بھی یہ جدو جہد رکتی نہیں۔ یہاں پرندے اڑتے ہیں۔خرگوش کھودتے ہیں اور لومڑیاں اسی طرح برف میں غوطے لگا کر خوراک تلاش کرتی ہیں۔

آرکٹک میں بود و باش رکھنے والے ان جانوروں نے نسل در نسل اپنی بقاء کے لیے ایسے سخت موسم میں خود کو زندہ رکھنا سیکھا ہے اور بہترین جینز اپنی اگلی نسلوں میں منتقل کیے ہیں۔نظروں سے اوجھل زمین کے مشکل ترین ماحول میں دوڑتی بھاگتی یہ ننھی منی خوبصورت مخلوق خالق کی ایسی صناعی ہے جن کے کارنامے دیکھ کر دل بے اختیار کہہ اٹھتا ہے ’’فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِیۡنَ۔‘‘

رپورٹ: عبدالنور۔ نمائندہ الفضل آن لائن آئیوری کوسٹ

افتتاح مسجد بیت الاحد و ریجنل جلسہ سالانہ بندوکو شہر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ریجن بندوکو آئیوری کوسٹ مغربی افریقہ کا پہلا جلسہ سالانہ مورخہ 18و19 دسمبر 2021ء بروز ہفتہ و اتوار بندوکو شہر میں واقع مشن میں کامیابی کے ساتھ ہوا۔ جلسہ کے مہمان خصوصی مکرم عبدالقیوم پاشا صاحب امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ تھے اس جلسہ میں مرکزی وفد نے بھی خصوصی طور پر شرکت کی جس میں نیشنل عاملہ کے ممبران بشمول ذیلی تنظیموں کے صدران شامل تھے یہ وفد کل 18 افراد پر مشتمل تھا۔ جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب محترم امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ کی زیر نگرانی منعقد کی گئی جس سے قبل لوائے احمدیت و قومی پرچم لہرانے کی پروقار تقریب ہوئی جس کے بعد اجتماعی دعا کی گئی۔ افتتاحی پروگرام میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ باجماعت نماز مغرب و عشاء کے بعد سوال و جواب کا پروگرام رکھا گیا جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف کے عنوان سے ڈاکومنٹری پروجیکٹر پر دکھائی گئی۔ اس کے بعد شاملین جلسہ کے سوالات کے جوابات دیئے گئے اور یہ مجلس احباب کی دلچسپی کے باعث تقریباً اڑھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ جلسہ کے انتظامات کے لئے بندوکو شہر کی عاملہ نے خصوصی تعاون کیا اور ممبران دن رات خدمت سرانجام دیتے رہے۔ شعبہ

سیکیوریٹی کے کارکنان بھی مستعدی کے ساتھ ڈیوٹی پر موجود رہے۔شعبہ ضیافت کے تحت صدر لجنہ ریجن کی نگرانی میں فعال کارکنان حضرت مسیح موعودؑ کے مہمان کے لئے کھانا بنانے میں مستعد رہے۔شعبہ صفائی اور آب رسانی کے کارکنان نے بھی بخوبی خدمت سرانجام دی۔

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز صبح چار بجے باجماعت نماز تہجد سے ہوا اور نماز فجر و درس کے بعد سات بجے شاملین جلسہ کو ناشتہ پیش کیا گیا۔ نیشنل بلڈ بینک کی طرف سے عطیہ خون کیمپ کے لئے ٹیم صبح سات بجے سے ہی موجود رہی اور کل 19 افراد نے خون کا عطیہ دیا۔ گورنمنٹ ہسپتال کی طرف سے موجودہ کورونا وائرس کی بیماری سے بچنے کے لئے ایک ٹیم موقع پر موجود رہی جس سے احباب نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ ساڑھے دس بجے تقریب افتتاح مسجد بیت الاحد و اختتامی سیشن جلسہ کا آغاز مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ہوا جس میں خصوصی طور پر جنرل سیکٹری اول ریجنل گورنر، نائب گورنر کتوباkoutoubou، نمائندہ کمشنر پولیس، کمانڈر کمپنی کا نمائندہ، ڈائیریکٹر گورنمنٹ ہسپتال کی طرف سے وفد، فائر برگیڈ ڈائیریکٹر کے نمائندہ نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت و نظم سے ہوا جس کے بعد معلم احمد صاحب بندوکو شہر نے بعنوان صداقت حضرت مسیح موعودؑ تقریر کی جس کے بعد مکرم صادق احمد صاحب مبلغ سلسلہ ابنگرو ریجن نے ’’آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم غیر مسلموں کی نظر میں‘‘ کے عنوان سے تقریر کی۔ جس کے بعد تینوں ذیلی تنظیم کے نیشنل صدور نے اپنے تاثرات بیان کئے اور بعد ازاں مکرم امیر و مشنری انچارج آئیوری کوسٹ نے تقریر بعنوان مساجد کی تعمیر کی اہمیت کی۔ آخر میں سیکٹری جنرل اول نے گورنر کی طرف سے جماعت احمدیہ کو بندوکو شہر میں مسجد تعمیر کرنے پر مبارک باد دی۔ اس تقریب کے معاً بعد مکرم امیر صاحب آئیوری کوسٹ

نے سیکٹری جنرل اول کے ہمراہ نئی تعمیر شدہ مسجد بیت الاحد کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے جگہ مقامی بادشاہ نے دی جس کا احاطہ 7800مربع میٹر ہے جس میں ایک طرف جماعتی سکول تعمیر کیا گیا ہے اور دوسری جانب مسجد تعمیر کی گئی۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد 22 مارچ 2015 کو رکھا گیا۔مسجد کا کل رقبہ 224 مربع میٹر پر مشتمل ہے اور تقریبا 200 افراد کی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ بندوکو شہر کو آئیوری کوسٹ میں ہزار مسجدوں کا شہر کہا جاتا ہے جبکہ یہاں پر جماعت احمدیہ کی یہ پہلی مسجد ہے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام ازراہ شفقت بیت الاحد تجویز فرمایا ہے۔

بندوکو ریجن کے پہلے جلسہ سالانہ میں شاملین کی کل تعداد 350 رہی۔جس میں احمدی احباب جماعت کے ساتھ غیراز جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ ساتھ ہی ساتھ اس جلسہ کی لائیو سٹریمنگ فیس بک کے ذریعے بھی کی گئی جسے 1200 افراد نے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام شاملین جلسہ کو جلسہ کی حقیقی روح کو سمجھتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی شاملین جلسہ کے لئے کی گئی دعاؤں کا وارث بنائے اور ہمیشہ برکات خلافت کو سمیٹنے والا بنائے۔ آمین

ترتیب و پروف: درثمین احمد آصف۔ جرمنی

سال نو کے آغاز پر دنیا بھر سے موصول ہونے والی رپورٹس

قسط دوم

امریکہ میں سال نو 2022ء کا آغاز

مکرم مولانا شمشاد احمد ناصر۔نمائندہ الفضل آن لائن امریکہ لکھتے ہیں :

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کو ہر موقع پر خلافت احمدیہ کی طرف سے براہ راست راہنمائی ملتی ہے اور تمام احباب جماعت احمدیہ عالمگیر ان ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

31 دسمبر 2021ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام دنیا کے احمدیوں کو یہ پیغام دیا کہ وہ نئے سال میں دعاؤں کے ساتھ داخل ہوں۔ نیز اس دن کا آغاز نماز تہجد سے کریں اور پھر اس تہجد کو مستقلاً اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی روشنی میں دنیا میں ہر جگہ جہاں جہاں ممکن تھا اپنی مساجد ،اپنے نماز سینٹرز اور اپنے گھروں میں سب نے نئے سال کا آغاز نماز تہجد سے کیا۔ الحمد للہ۔

ڈیٹرائٹ: میں نماز تہجد کا اہتمام مسجد محمود میں کیا گیا۔جس میں احباب وخواتین اور بچے کثیر تعداد میں بڑے ذوق وشوق سے شامل ہوئے۔ اگرچہ شدید سردی اور برفباری کا موسم تھا پھر بھی 90 سے زائد احباب جماعت شامل ہوئے۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد مسجد میں موجود تمام احباب نے تلاوت قرآن کریم کی اور پھر نماز فجر باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے درس دیا۔ درس میں خاکسار نے چند آیات قرآنی (دعاؤں) کی تلاوت کی جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں پڑھی تھیں اور جن کے پڑھنے کی تلقین فرمائی تھی۔ ان دعاؤں کے علاوہ بھی چند اور دعائیں اور ان کا ترجمہ پڑھا۔ اس کے بعد خاکسار نے سب کو حضور انور کی طرف سے نئے سال کی مبارک باد دی اور اسلام واحمدیت کے غلبہ اور عالم اسلام نیز تمام احمدیوں کے لئے خصوصاً دعا کروائی۔ علاوہ ازیں خلافت کی برکات و اہمیت پر روشنی ڈالی اور نئے سال میں اس عزم کے ساتھ داخل ہونے کی تحریک کی کہ وہ اپنے تعلق باللہ کو بڑھائیں۔ اپنے اوقات کو ذکر الٰہی میں گزاریں۔قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کریں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات باقاعدگی کے ساتھ سنیں۔ نیز حضور کو باقاعدگی سے دعا کے لئے خط لکھا کریں اور MTA دیکھیں۔ نیز اپنے علم کو بڑھائیں اور جہاں جہاں مخالفین احمدیت بدظنی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں ان کے جواب دیں جس کے لئے انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہئے اور خصوصاً نوجوانوں کو انگریزی زبان میں جو کتب ہیں ان کا مطالعہ کر کے اپنے علم کو بڑھانا چاہئے۔

اس سے قبل جمعہ کی رات کو خدام الاحدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے بھی مسجد میں رات گزاری۔ ان کے پروگرام میں یہ بات خصوصیت کے ساتھ شامل تھی کہ وہ رات ٹھیک بارہ بجے نوافل کی ادائیگی کریں گے، جو انہوں نے کی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ پھر نماز تہجد میں بھی شامل ہوئے۔ جمعہ کی

رات خاکسار کے ساتھ نماز عشاء کے بعد خدام و اطفال نے سوال و جواب کی مجلس ہوئی۔ یہ مجلس بھی پون گھنٹہ سے زائد رہی۔

اس کے بعد سب کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا۔ ناشتہ میں صدر جماعت مکرم مقبول احمد کی سرکردگی میں مکرم نسیم احمد خان اور ان کی ٹیم مبشر مرزا، مکرم محمود قریشی، مکرم بشارت وسیم اور دیگر احباب نے نہاری بنائی تھی جو نانوں کے ساتھ پیش کی گئی اور مٹھائی کے طور پر بقلاوا پیش کیا گیا۔ الحمد للہ۔

کولمبس: صدر جماعت رفیع احمد ملک صاحب نے رپورٹ دی کہ اوہایو اسٹیٹ میں کرونا کے کیسز بڑھ رہے ہیں جس کی وجہ سے انہوں نے مسجد میں ایک محدود تعداد میں خصوصاً جنہوں نے ابھی ویکسین نہیں لگوائی کو آنے کی اجازت نہیں دی اور ایسے لوگوں نے خصوصاً گھروں میں نماز باجماعت کر کے اپنے نئے سال کا آغاز کیا۔مسجد میں نماز تہجد اور نماز فجر ادا کرنے والوں کی حاضری 36 تھی۔ وہاں پر بھی نماز تہجد کے بعد موجود احباب نے تلاوت قرآن کریم کی اور پھر نماز فجر کی باجماعت ادائیگی ہوئی۔ نماز فجر کے بعد درس بھی دیا گیا۔

ڈیٹن بھی اوہایو اسٹیٹ میں ہے اس لئے یہاں پر بھی محدود تعداد میں لوگ فضل عمر مسجد میں نماز تہجد کے لئے تشریف لائے۔ جنرل سیکرٹری

ذکی احمد صاحب کی رپورٹ کے مطابق 15 مرد اور 8 خواتین شامل ہوئے۔ الحمد للہ۔ فضل عمر مسجد جو ڈیٹن کی مسجد ہے امریکہ کی اولین مساجد میں سے ہے جو مکرم میجر عبدالحمید مرحوم کے دور میں بنی تھی۔ نماز تہجد، نماز فجر اور درس بھی ہوا۔ الحمد للہ۔ یہ رپورٹ صرف خاکسار کے ریجن کی جماعتوں کی ہے ورنہ امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ہر مسجد میں نماز تہجد کا اہتمام ہوا اور احباب دعائیں کرتے ہوئے نئے سال میں داخل ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کی روشنی میں ہر جگہ نماز تہجد سے اپنے سال نو کا آغاز کیا۔

الحمد للہ۔

آسٹریا میں سال نو 2022ء کا آغاز اور جماعت احمدیہ کی مساعی

مکرم مبارک احمد فرخ (نیشنل سیکرٹری) جماعت احمدیہ۔آسٹریا لکھتے ہیں:

سال 2021ء کا سورج غروب ہوا اور 2022ء کا سورج نئی امنگیں اور امیدیں لئے طلوع ہوا۔ نئے سال کو دنیا بھر کے ممالک اور اقوام میں مختلف طریق پر خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ دنیا کے غریب ممالک میں جہاں بھوک وافلاس کے ڈیرے ہیں اسی دنیا کے امیر ممالک نئے سال کے آغاز پر کروڑہا روپیہ چندمنٹ کے مزے اور تماشے کے لئے پٹاخوں اور آتش بازی میں اُڑا دیتے ہیں جس سے فضائی آلودگی بڑھتی ہے اور بیشمار حادثات بھی رونما ہو رہے ہوتے ہیں۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب نئے سال کا استقبال ذرا مختلف انداز میں دنیا کو پیار، محبت اور بھائی چارے کا پیغام دے کر، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے دن کا آغاز کر کے، دیگر مذاہب کے ماننے والوں کیلئے نیک تمناؤں کے پیغامات پہنچا کر کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے ہمیں احمدیت سے وابستہ کیا جو خلیفۃ المسیح کی دعاؤں اور رہنمائی سے اس قسم کی بیشمار فضول رسموں اور بیکار روشوں کے طوق سے نہ صرف آزاد ہیں بلکہ تعمیری سوچ اور مثبت عمل کیساتھ رواں سال کا اختتام اور نئے سال کا استقبال کرتے ہیں۔

دیگر ممالک کی طرح آسٹریا کے احمدی بھی نئے سال کے آغاز میں مختلف پروگرام ترتیب دیتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے سال نو کے آغاز پر تہجد اور دعاؤں کی تحریک بذریعہ صدران جماعت احباب جماعت تک پہنچائی گئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ نے 31 دسمبر کی رات نماز عشاء کے بعد ایک مشاعرے کا اہتمام کیا۔ جس میں مختلف شہروں سے احباب تشریف لائے

اور بذریعہ زوم بھی شامل ہوئے۔

یکم جنوری 2022ء کو نئے سال کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور سجدوں سے کیا گیا اور نماز تہجد ادا کی گئی جس کیلئے بیت الطاہر ویانا میں اجتماعی نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا تھا اور ویانا کے صدران جماعت و قائدین خدام الاحمدیہ کے ذریعہ اس پروگرام کی اطلاعات کروائی گئی تھیں اور مسجد میں رات قیام کا بھی انتظام کیا گیا ۔ تا کہ جو احباب فاصلہ پر رہتے ہیں وہ مسجد میں قیام کریں اور بروقت نماز تہجد میں شامل ہوسکیں۔

حسبِ پروگرام صبح 5 بجکر 55 منٹ پر محمد اشرف ضیاء صاحب مبلغ انچارج ونیشنل صدر کی امامت میں نماز تہجد ادا کی گئی ۔ بعد ازاں تھوڑے توقف سے نماز فجر ادا کی گئی ۔ مکرم مبلغ انچارج صاحب نے درس بھی دیا کہ نئے سال کا آغاز کیسے کیا جائے۔ اس حوالے سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں نصائح سے نواز اور حضور انور نے جو دعائیں بتائیں ہیں ان کو دہرانے کی تحریک کی۔ نیز توجہ دلائی کہ تمام احمدی بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آمدہ رپورٹس کے مطابق جن جماعتوں اور مجالس میں نماز تہجد ادا کی گئیں ان میں جماعت طاہر ویانا، جماعت ناصر ویانا، جماعت Linz، مجلس کلاگنفرٹ، مجلس انسبرک اور مجلس سالزبرگ شامل ہیں۔ اس ضمن میں صدران اور قائدین نے خصوصی رابطوں اور محنت سے اطلاعات کروائیں اور اپنی اپنی جماعتوں اور مجالس میں تہجد کا اہتمام کروایا۔ اللہ تعالیٰ سب کی کوششوں کو قبول فرمائے اور مقبول خدمات کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

ویانا اور Linz کی جماعتوں میں فجر کی نماز کے بعد ناشتہ کا بھی خصوصی اہتمام کیا گیا تھا۔ بیت الطاہر ویانا میں مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریا کی طرف سے اطفال، خدام اور انصار کیلئے خصوصی طور پر حلوہ پوری کا ناشتہ پیش کیا۔ اس کے بعد مختلف ٹیمیں وقارعمل کے لئے روانہ ہوگئیں۔ اس ضمن میں مجلس خدام الاحمدیہ نے پہلے سے ہی متعلقہ سامان کی خریداری، متعلقہ محکموں سے وقارعمل کرنے کی اجازت اور ٹیموں کی تشکیل تک تمام تیاریاں مکمل کر لی تھیں۔ امسال چار شہروں کے پانچ مختلف مقامات پر وقارعمل کئے گئے۔ انسبرک ، ویانا اور Eisenstadt کے شہروں میں مجلس خدام الاحمدیہ اور St.Pölten میں مجلس انصار اللہ کے ممبران نے وقارعمل کے ان پروگراموں میں حصہ لیا۔

پولینڈ میں سال نو 2022ء کا آغاز

مکرم منیب احمد۔ پولینڈ سے لکھتے ہیں:

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2021ء میں احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ:

نئے سال میں دعاؤں کے ساتھ داخل ہوں۔تہجد کا بھی خاص اہتمام کریں ،بعض مساجد میں ہو بھی رہا ہے باقی جہاں نہیں ہے وہاں بھی کرنا چاہیے ۔

اللہ تعالیٰ کہ فضل سے جماعت احمدیہ پولینڈ کو اپنے خلیفہ سے وفا کرتے ہوئے پہلی بار باجماعت نماز تہجد کا پروگرام ترتیب پانے کی توفیق ملی۔ اس حوالہ سے یکم جنوری 2022ء کو وارسا شہر کہ مرد و خواتین اس پروگرام میں شامل ہوئے۔مرتب شدہ پروگرام کے مطابق 05:30 منٹ پرنماز تہجد کا آغاز ہوا۔ 06:10 منٹ پر اذان دی گئی اور نماز فجر باجماعت ادا کی گئی۔ نماز کہ بعد درس القرآن دیا گیا۔ جولوگ وارسا سے باہر شہروں میں مقیم تھے انہوں نے اپنے گھروں میں نماز تہجد کا التزام کیا۔ الحمد للہ !پولینڈ کے سب افراد جماعت کو دعاؤں کے ساتھ نئے سال میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ حضورِ انور کی رہنمائی کے مطابق تہجد ہم سب کی زندگیوں کا مستقل حصہ بن جائے۔آمین

لٹویا میں دعاؤں اور تہجد سے سال نو 2022ء کا آغاز

مکرم بشارت احمد شاہد۔ مبلغ سلسلہ ونمائندہ الفضل آن لائن، لٹویا لکھتے ہیں:

حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2021ء میں احباب جماعت کو سال نو کی مبارکباد دیتے ہوئے افراد جماعت کو دعاؤں اور نماز تہجد کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا:

’’...نئے سال میں دعاؤں کے ساتھ داخل ہوں، تہجد کا بھی خاص اہتمام کریں۔بعض مساجد میں ہو بھی رہا ہے باقی جہاں نہیں ہے وہاں بھی کرنا چاہیے۔ انفرادی طور پر، اگر اجتماعی طور پر نہیں تو انفرادی طور پر بھی اور گھروں میں بھی تہجد کی نماز ضرور خاص طور پر ادا کرنی چاہیے، دعا کرنی چاہیے۔ اول تو یہ مستقل عادت ہونی چاہیے لیکن کل سے جب پڑھیں یا آج رات سے تو اس کو بھی کوشش کریں کہ مستقل حصہ زندگیوں کا بن جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی دے سب کو۔‘‘

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیائے احمدیت کے دوسرے ممالک کی طرح جماعت احمدیہ لٹویا نے بھی اپنے a امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے دعاؤں اور نماز تہجد کے ساتھ سال نو کا آغاز کیا۔ احباب جماعت کی رہائش گاہیں مشن ہاؤس سے کچھ زیادہ دُور ہونے کی وجہ سے نماز تہجد باجماعت کا پروگرام تو نہیں رکھا جاسکا۔ تاہم احباب جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ کی طرح اطاعت خلافت کا شاندار نمونہ پیش کیا اور وہ دعاؤں اور نوافل کی ادائیگی کے ساتھ نئے سال میں داخل ہوئے۔ بعض دوستوں نے اپنی رہائش گاہوں کے آس پاس ہونے والی آتش بازی کا نظارہ کرنے کی بجائے عبادات الٰہی اور نوافل ادا کرتے ہوئے نئے سال میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اس طرح انہوں نے 31 دسمبر 2021ء کی رات 12 بجے سے چند لمحے پہلے نوافل کی ادائیگی شروع کی اور دوران نماز ہی وہ نئے سال میں داخل ہوئے۔ جہاں دنیا کے لوگ لہو ولعب اور بیہودہ قسم کی حرکات وسکنات کے ساتھ نئے سال میں داخل ہو رہے تھے وہاں غلامان مسیح محمدی اور شمع خلافت کے پروانے اپنے آقا و مرشد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند ساعتیں قبل کی گئی نصائح پر سمعنا واطعنا کہتے ہوئے ذکر الٰہی، دعاؤں اور استغفار کے ساتھ سال نو کی صبح نو کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ الحمد للہ۔ اگلے روز صبح واٹس اَپ پر رابطہ کر کے احباب جماعت سے جماعتی طور پر یہ رپورٹ حاصل کی گئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ نیا سال جماعت احمدیہ عالمگیر اور حضرت امیرالمؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہم سب کو خلافت احمدیہ کا ایک جانثار، فدائی اور سچا مطیع وفرمادار، نیز خلافت کا سلطان نصیر بنائے اور ہمارے امام ایدہ اللہ ہمیشہ ہم سے راضی ہوں۔ آمین

زیمبیا میں سال نو 2022ء کا آغاز

مکرم محمد جاوید۔ مبلغ سلسلہ لوساکا، زیمبیا لکھتے ہیں:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مختلف اضلاع کی شہری اور دیہاتی جماعتوں میں نئے سال کا آغاز باقاعدہ نماز تہجد، صدقہ و خیرات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ دعاؤں سے کیا گیا۔ جماعت احمدیہ زیمبیا کے مرکزی سینٹرز لوساکا، پٹوکے اور یمبا میں جماعتی مساجد میں نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا علاوہ ازیں مختلف شہروں اور دیہاتوں میں قائم جماعتی سینٹرز میں بھی نماز تہجد ادا کی گئی۔ سال نو کے آغاز پر اجتماعی و انفرادی تہجد پڑھنے والوں کی تعداد 125 رہی۔ اسی طرح حضور انور کی تحریک کردہ دعاؤں کو پرنٹ کروا کر احباب جماعت تک پہنچایا جا رہا ہے اور دعائیں زبانی بھی یاد کروائی جا رہی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نئے سال کو جماعت کے لیے خیر و برکت کا باعث کرے اور جماعت احمدیہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت باسعادت میں ترقیات کی نئی سے نئی منازل طے کرتی چلی جائے۔ آمین۔

سرینام میں سال نو 2022ء کا آغاز

مکرم لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ و نمائندہ روزنامہ الفضل آن لائن، سرینام لکھتے ہیں:

سرینام محل وقوع کے لحاظ سے جنوبی امریکہ کے اس حصے میں ہے کہ یہاں نماز جمعہ ہمیشہ لندن کی نماز سے تین گھنٹے بعد ہوتی ہے۔ اس لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ اور تازہ ہدایات اسی دن افراد جماعت تک پہنچانے کی توفیق مل جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2021ء کے آخر میں جماعت ہائے عالمگیر کو نئے سال

کا آغاز تہجد اور دعاؤں سے کرنے کی نصیحت فرمائی۔ چنانچہ خاکسار نے خطبہ جمعہ میں نماز تہجد کی ادائیگی کے ارشاد کے ساتھ ساتھ وہ دعائیں جن کی پڑھنے کی حضور انور نے نصیحت فرمائی حاضرین تک پہنچائیں۔

سرینام میں 31دسمبر کو عام تعطیل ہوتی ہے،اس لئے بفضل خدا جمعہ کی حاضری اچھی تھی۔ بعدازاں یہ دعائیں معہ ترجمہ جماعت کے ایپ گروپ پہ شیئر کیں،اس گروپ میں پچاس سے زائد ممبران شامل ہیں۔کرونا وبا کی وجہ سے روزانہ رات 9بجے سے صبح 5بجے تک ٹوٹل لاک ڈاؤن ہوتا ہے،اس لئے مسجد میں اجتماعی نماز تہجد کا انعقاد ممکن نہ تھا،لیکن افراد جماعت کو گھروں میں باجماعت یا انفرادی طور پر تہجد پڑھنے کی تلقین کی گئی،اور خداتعالیٰ کے فضل سے دس گھروں میں پچاس سے زائد افراد جماعت نے نئے سال کا آغاز نماز تہجد سے کیا۔مولا کریم یہ سال افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

لائبیریا میں سال نو 2022ء کا آغاز

مکرم فرخ شبیر لودھی ۔نمائندہ الفضل آن لائن،لائبیریا لکھتے ہیں:

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہمیں خدا تعالیٰ سے قریب کرنے اور ایک دوسرے کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کے لئے مبعوث کئے گئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ یوں تو سارا سال ہی آپ علیہ السلام کے مشن کی تکمیل کے لئے دنیا کو خدائے واحد کی طرف بلانے اور خدمت انسانیت میں مصروف رہتی ہے لیکن سال نو کے آغاز کے موقع پر اس کی ایک خوبصورت جھلک ہمارے دیکھنے میں آتی ہے۔احباب جماعت عالمگیر دنیاوی رسم و رواج سے لاتعلق ہو کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے انفرادی و اجتماعی نماز تہجد کی ادائیگی اور دعاؤں سے نئے سال کا استقبال کرتے ہیں۔بالخصوص بچے اور نوجوان اپنی گلی،محلوں اور شہروں کی صفائی کے لئے مختلف پروگرام مرتب کرتے ہوئے وطن سے محبت کا والہانہ اظہار بھی کرتے ہیں۔

امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک کی روشنی میں مختلف جماعتوں میں اجتماعی نماز تہجد اور وقار عمل کے پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔الحمد للہ علی ذلک۔

اس سلسلہ میں قابل ذکر مساعی مجلس خدام الاحمدیہ منروویا کی رہی۔

پروگرام کے مطابق خدام نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے بیت الجیب (نیشنل ہیڈکوارٹرز جماعت احمدیہ لائبیریا) جمع ہوئے۔

مکرم مشہود احمد خالد (مربی سلسلہ) نے چار بج کر تیس منٹ پر نماز تہجد کی امامت کروائی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کردہ دعاؤں کو نماز کا حصہ بنایا۔نماز تہجد و فجر کی ادائیگی کے بعد 7 بجے وقارعمل کا باقاعدہ آغاز مکرم نوید احمد عادل امیرو مشنری انچارج لائبیریا نے دعا سے کیا۔معاًبعد Mr.Jones Annan نائب امیراوّل نے مختصر سی تقریب منعقد کی جس میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے تحفۃً دیئے گئے 50 جھاڑو 3 بیلچے اور 3 ٹرالیاں Director General Monrovia City Cooperation Mr.Frederick کے سپرد کیں۔جس پر انہوں نے جماعت احمدیہ کے خدمت انسانیت کے کاموں کو سراہتے ہوئے کہا کہ آپ ہر سال ہی ہماری مدد کرتے ہیں جس پر میں اپنے ادارہ کی طرف سے تہہ دل سے آپ کا ممنون ہوں۔اس کے بعد 40 افراد پر مشتمل خدام کو دو گروپس منقسم کیا گیا جبکہ 6 خدام کو آب رسانی اور ناشتہ کی تیاری کی ذمہ داری سونپی گئی۔خدام نے بیت الجیب کے اطراف میں موجود دو سٹرکیں UN Drive اور Carey Street،جن کی کل لمبائی 3 کلومیٹر بنتی ہے،پر بڑی محنت اور لگن سے سڑک اور اطراف پر پائے جانے والے ہر طرح کے کچرے،جس میں گھروں سے باہر پھینکے جانے والا کوڑا کرکٹ بھی شامل تھا،کو بڑی خوش دلی سے اٹھایا۔جس کا مجموعی وزن تقریباً ڈیڑھ ٹن بنتا ہے۔جو لوکل کارپوریشن کے تعاون سے پک اَپ ٹرکس میں ساتھ ساتھ مخصوص مقام پر منتقل کیا جاتا رہا۔ اس موقع پر تمام شاملین خدام الاحمدیہ کی مخصوص سیفٹی جیکٹس میں ملبوس تھے جس سے جماعت کا تعارف بھی ہوتا رہا۔راہگیر اور گھروں کے بالکونی پر موجود افراد ان کی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے اور God Bless You,Thank you,You are doing a great job جیسے دعائیہ اور تعریفی کلمات سے خدام کو خراج تحسین پیش کرتے رہے۔

وقارعمل کے دوران مکرم مرزا عمر احمد مبلغ انچارج مونٹسیراڈو کاؤنٹی اور مکرم ڈاکٹر عبدالحلیم صدر مجلس انصاراللہ بھی خدام کی نہ صرف راہنمائی اور حوصلہ افزائی کرتے رہے بلکہ وقار عمل میں بھی بھرپور طریقہ سے شمولیت اختیار کی۔ وقار عمل تین گھنٹے جاری رہ کر دس بجے اختتام پذیر ہوا۔اس میں 46 خدام 4 اطفال اور 8 انصار شامل ہوئے۔

بعدازاں تمام شاملین وقارعمل بشمول ڈائریکٹر جنرل لوکل کارپوریشن اور دیگر سرکاری ملازمین کی ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ناشتہ سے فراغت کے بعد مکرم سرفراز احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے محترم امیر صاحب لائبیریا،صدر مجلس انصاراللہ اور تمام خدام و انصار کے تعاون کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ کے لئے پہلے سے بڑھ کر خدمت کے جذبہ سے کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا اور خدام سے تعاون کی درخواست کی۔

آٹھ کاؤنٹیز سے موصولہ رپورٹس کے مطابق کل 18 جماعتوں میں باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی جس کی کل حاضری 160 تھی اور 10 مقامات پر وقارعمل ہوا جس میں کل 180 افراد نے شمولیت کی توفیق پائی۔

فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ آنے والے سال کو افراد جماعت کے لئے،جماعت کے لئے من حیث الجماعت ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے آمین۔

بنگلہ دیش میں سال نو 2022ء کا آغاز

مکرم نوید احمد لیمن (نمائندہ الفضل آن لائن)۔بنگلہ دیش لکھتے ہیں:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2021ء کی روشنی میں جماعت احمدیہ بنگلہ دیش میں سال نو کا آغاز دعاؤں اور تہجد سے کیا گیا۔ملک بھر میں باجماعت نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا تھا اور انفرادی طور پر بھی احباب جماعت نے نماز تہجد ادا کی۔بنگلہ دیش میں شدید سردی کا موسم ہونے کے باوجود ایک کثیر تعداد نے بڑی خوشی اور جوش کے ساتھ حضور انور کی ارشاد کی تعمیل میں نماز تہجد ادا کی۔ درود شریف،استغفار اور جو دعائیں پڑھنے کا ارشاد حضور اقدس کی جانب سے 31دسمبر کو دیے گئے خطبے میں ہوا تھا،فوری طور پر بنگلہ زبان میں ترجمہ کروا کر خطبہ جمعہ ختم ہونے سے قبل ہی ملک بھر میں جماعتی WhatsApp گروپس کے ذریعہ پہنچایا گیا۔اللہ تعالیٰ نئے سال کو احباب جماعت کے لئے بابرکت ثابت کرے،جماعت کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور جماعت کے خلاف دشمن کے جو منصوبے ہیں انہیں خاک میں ملا دے۔

آمین۔

کونگو کنشاسا میں سال نو 2022ء کا آغاز

اطاعت امام ہمیشہ سے جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز رہا ہے۔خلیفہ وقت کی آواز کان میں پڑتے ہی ہر احمدی اس پر لبیک کہنے میں سابقون الاولین میں شمار ہونا چاہتا ہے۔اطاعت امام کے یہ نمونے عالم احمدیت سے باہر ناپید ہیں۔یہ وہ انقلاب ہے جو خدائے بزرگ و برتر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پیدا کیا ہے۔سال 2021ء کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق جماعت احمدیہ کونگو کنشاسا کو ملک کے طول وعرض میں نماز تہجد انفرادی و اجتماعی ادا کرنے کی توفیق ملی۔

فالحمد للہ علی ذلک۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ ختم ہوتے ہی مکرم خالد محمود شاہد (امیر و مبلغ انچارج) کونگو کنشاسا کی طرف سے ایک سرکلر ساری جماعتوں کو بھجوایا گیا جس میں جہاں تک ممکن ہو اجتماعی اور انفرادی تہجد کا انتظام کرنے کی تلقین کی گئی۔

کنشاسا ریجن میں Barumbu,Masina,Ndjili,Bita اور Selembaoجماعتوں میں اجتماعی تہجد کا اہتمام کیا گیا۔اس کے علاوہ احباب و خواتین کی ایک بڑی تعداد نے انفرادی تہجد ادا کی۔

Bandunduریجن میں09جماعتوں میں اجتماعی تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ان میں مسجد نور،معلم ہاؤس،Bandunduاور Mushi,Machambio, Bemu,Bagata,Nioki,Bisiala اور Camp Banku شامل ہیں۔Kikwitریجن میں 51جماعتوں میں اجتماعی تہجد کا اہتمام کیا گیا۔کل 233احباب و خواتین نے اجتماعی تہجد پڑھی اور 110 نے انفرادی تہجد ادا کی۔Matadiریجن میں بھی نماز تہجد اجتماعی اور انفرادی کا اہتمام کیا گیا۔کل 5جماعتوں میں نماز تہجد اجتماعی اور انفرادی ادا کی گئی۔اور کل 175احباب و خواتین نے نماز تہجد ادا کی۔

Kanangaریجن میں دس جماعتوں میں اجتماعی تہجد ادا کی گئی اور

انفرادی طور پر بھی احباب جماعت نے تہجد ادا کی۔ اس طرح اس ریجن میں کل 160 افراد جماعت کو حضور انور کے ارشاد کے تحت نماز تہجد کی ادائیگی کی توفیق ملی۔ Inongo اور Bukavu ریجن میں بھی احباب جماعت نے انفرادی اور اجتماعی تہجد کا اہتمام کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کو ہمیشہ خلافت سے اطاعت اور وفا کا تعلق استوار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور انور کو صحت و سلامتی والی عمر دراز عطا فرمائے آمین۔

یوکرائن میں سال نو 2022ء کا آغاز

مکرم عدنان احمد چیمہ (نمائندہ الفضل آن لائن) یوکرائن لکھتے ہیں:

20 اگست 1985ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطبہ جمعہ میں نیو ائیر کی ایک رات کا تذکرہ کیا جو آپ کو بوسٹن اسٹیشن پر پیش آئی، جب سارا شہر بے حیائی میں مصروف تھا تو اس وقت آپ اسٹیشن پر اخبار بچھا کر نوافل ادا کرنے لگے جس منظر نے ایک بوڑھے انگریز کو رولا دیا اور وہ God bless You کی دعا دینے لگا۔ یہ قصہ ہم سب نے بہت مرتبہ سنا ہے اور اکثر نے اس طرز عمل کو اپنانے کی کوشش بھی کی ہے۔ سالہا سال سے جماعت میں کوشش کی جاتی ہے کہ اس عمل کو اپناتے ہوئے نوافل و تہجد و صدقہ و خیرات کے ساتھ نئے عہد و پیمان اپنے محبوب معبود کے ساتھ باندھتے ہوئے نئے سال کا آغاز کیا جائے اور حتی المقدور اس بےسکون دنیا کو دکھایا جائے کہ اصل سکون کہاں ہے۔ انسان کی ساری زندگی سکون حاصل کرنے کی دوڑ میں گزر جاتی ہے لیکن بدقسمت اس کو پا نہیں سکتا۔ اس کی بڑی وجہ توازن کھو دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو متوازن بنا کر بتایا ہے کہ ہر چیز تب قائم رہ سکتی ہے اگر اس میں توازن ہے تو۔ حدیث شریف میں ہے:

’’خیر الامور اوسطھا‘‘

جب جب انسان افراط و تفریط کا شکار ہوا ہے وہ بےسکون ہوا ہے۔ آج اپنے آپ سے شروع کر کے اگر ساری دنیا پر نگاہ دوڑاتے ہیں تو کہاں ہے یہ توازن اور اگر کہیں ہے تو وہاں سکون بھی ہے۔ امیدوں کے سمندر میں گناہوں کی سرکش لہروں میں انسان سکون کی تلاش میں الجھا ہوا ہے اور اس منجدھار سے نکلنے کی خواہش کے باوجود اس سے نکلنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ عجیب دھوکے کا شکار ہے یہ بیچارہ انسان جیسے دشت میں ہرن سراب کا شکار۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

؎ اس سراب و رنگ و بو کو گلستاں سمجھا ہے تو
آہ اے ناداں قفس کو آشیاں سمجھا ہے تو

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ ہمیں خلافت جیسی نعمت خداوندی نصیب ہے۔ اللہ تعالیٰ پیارے امام کو صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی سے نوازے آمین۔ خلافت کے طفیل اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی سکون پانے کی راہ دکھلاتا رہتا ہے اور جماعت احمدیہ عالمگیر اس پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے یوکرائن میں جو ایک سابقہ روسی ریاست ہے میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ سال 2022ء کی آمد ایک نئے سنگ میل کی دستک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم اظہر اقبال 11 دسمبر 2021ء میں بطور مربی سلسلہ یوکرائن تشریف لائے اور ان کی رہنمائی میں نئے سال کو خوش آمدید کہنے کا جو لائحہ عمل تیار ہوا وہ یوکرائن کی تاریخ میں پہلی بار ہوا اور یہ ایک بڑا سنگ میل ہے۔

30 دسمبر 2021ء کو ساری جماعت نے اجتماعی نفلی روزہ رکھا۔

اگلے روز 31 دسمبر 2021ء کو نماز سینٹر میں نماز جمعہ کی ادائیگی ہوئی اور سب احباب کو توجہ دلائی گئی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لائیو خطبہ سنیں۔ شام کو سات بجے نماز مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد ایک اجلاس رکھا گیا جس میں رشین ڈیسک کے انچارج مکرم رانا خالد احمد نے آن لائن لندن سے شرکت فرمائی اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجلاس میں جو دوست نماز سینٹر میں حاضر تھے ان سب نے براہ راست شمولیت کی جبکہ دوسرے شہروں میں رہنے والے آن لائن شامل ہوئے۔ اجلاس میں لجنہ نے بھی آن لائن شرکت کی۔ بعد ازاں حاضر احباب نے مل کر کھانا کھایا۔

یکم جنوری 2022ء کو رات 12 بجے نوافل، دعا اور صدقات سے نئے سال کو خوش آمدید کہا گیا۔ پہلی مرتبہ یوکرائن کے نماز سینٹر میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر ادا کی گئی اور پہلی مرتبہ فجر کی اذان دی گئی۔ اذان کی سعادت خاکسار کو نصیب ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ بعد ازاں پہلی بار نماز باجماعت نماز ادا کی گئی اور نماز کے بعد پہلا درس مکرم اظہر اقبال (مربی سلسلہ) نے دیا اور اجتماعی دعا کروائی۔ اجتماعی دعا سے پہلے حضور اقدس نے جو جمعہ کے موقعہ جو ہدایات فرمائی تھی وہ دوبارہ پیش کی گئی اور جن دعاؤں کی طرف حضور نے توجہ دلائی تھی ان کو سب نے مل کر دہرایا۔ بعد ازاں سب نے مل کر ناشتہ کیا۔ ہماری چھوٹی سی جماعت اللہ تعالیٰ کی نہایت مشکور و ممنون ہے جس نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ ساری جماعت کے لیے نیا سال بہت مبارک کرے اور ہر طرف سے پیارے حضور کو ٹھنڈی اور معطر ہوائیں پہنچتی رہیں اور جماعت کے لیے ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے۔ آمین

گلاسگو، اسکاٹ لینڈ میں سال نو 2022ء کا آغاز

مکرم عبدالغفار عابد۔ نمائندہ الفضل اسکاٹ لینڈ لکھتے ہیں:

اسکاٹ لینڈ کے شہر گلاسگو میں واقع احمدیہ مسجد بیت الرحمان میں نئے سال کا آغاز امسال بھی حسب سابق نماز تہجد سے ہی ہوا جس میں جماعت کے افراد نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ برسوں سے گلاسگو جماعت کی یہ روایت چلی آ رہی ہے کہ خاص اہتمام کے ساتھ ممبران جماعت احمدیہ نماز تہجد سے دن کا آغاز کرتے ہیں۔ پھر فجر کی نماز اور قرآن شریف کے درس کے بعد مسجد سے ملحقہ علاقہ میں مقامی کونسل کے تعاون سے گلی کوچوں اور سڑکوں میں صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں بعض دفعہ مقامی کونسلر اور ممبران پارلیمنٹ بھی شوق سے شرکت کرتے رہے ہیں۔ صفائی کے کام سے فارغ ہو کر اس سال شرکت کرنے والوں کی تواضع ناشتہ سے کی گئی۔ اس موقع پر لی گئی چند تصاویر منسلک ہیں۔

امسال کرونا وباء کی وجہ سے جماعت کے محدود لوگوں کو مسجد آنے کی اجازت تھی اس لئے باقی افراد جماعت نے اپنے افراد خانہ کے ساتھ گھروں میں ہی نماز تہجد سے نئے سال کا آغاز کیا۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ تعالیٰ نے مؤرخہ 8 جنوری 2022ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر (اسلام آباد) سے آکر مکرمہ بلقیس سلطانہ صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر اور درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ بلقیس سُلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم صفدر علی گُجر صاحب مرحوم (حلقہ بیت الفتوح۔یوکے)

یکم جنوری 2022 کو 75 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ انتہائی نیک، دیندار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، بُہت ملنسار، غُرباء کا خیال رکھنے والی اور خلافت کیساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی بزرگ خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم سمیع اللہ خان صاحب ابن مکرم مہرفضل کریم سیال صاحب مرحوم

4 دسمبر 2021 کو 64 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نے جماعت سوبھا گا ضلع سرگودھا میں صدر جماعت کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، صابر و شاکر ایک متوکل علی اللہ اور نیک انسان تھے۔ خلافت سے دلی وابستگی رکھتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

2- مکرمہ نصرت منعم صاحبہ اہلیہ مکرم منعم باللہ صاحب (سابق امیر چٹا گانگ۔ بنگلہ دیش)

18 دسمبر 2021 کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، چندہ جات میں باقاعدہ غریب پرور، مہمان نواز اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

3- مکرم محمد امین بھٹی صاحب ابن مکرم بہادر علی صاحب مرحوم

یکم دسمبر 2021 کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اپنے گاؤں شمس آباد میں قائد خدام الاحمدیہ کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بے ضرر اور نہات شریف النفس انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم امجد بلال صاحب (مربی سلسلہ) خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب (مبلغ سلسلہ Accra۔گھانا) کے سسر تھے۔

4- مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر عطاء اللہ صاحب مرحوم (جرمنی)

5 دسمبر 2021 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے شعبہ ضیافت یوکے کے تحت لمبا عرصہ مسجد فضل لندن کے کچن میں خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، سادہ مزاج، مہمان نواز ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ بچوں اور آئندہ نسلوں کو بھی خلافت کے ساتھ گہری وابستگی کی تلقین کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

5- مکرمہ راحیلہ نشاط صاحبہ

16 نومبر 2021 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، نفاست پسند، مہمان نواز، صابرہ وشاکرہ، روزانہ باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

(ادارہ کی طرف سے تمام پسماندگان تعزیت قبول فرمائیں)

منصب خلافت کا احترام

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے، اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت دلی دعا کے لیے حاضر ہوتا ہے تو اس کی دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ یعنی خلیفہ وقت کی دعائیں بھی اس کے لیے قبول نہیں کی جائیں گی۔ اسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو اخلاص کے ساتھ دعا کے لیے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے عہد پر قائم ہے، کہ جو کام آپ مجھے فرمائیں گے ان میں، میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ ایسے مطیع بندوں کے لئے تو بعض دفعہ ہم نے نظارے دیکھے، ایک دفعہ نہیں، بسا اوقات یہ نظارے دیکھے کہ وہاں پہنچی بھی نہیں دعا اور قبول ہوگئی۔ ابھی کی جا رہی تھی دعا تو اللہ تعالیٰ اس پر پیار کی نظر ڈال رہا تھا اور وہ قبول ہو رہی تھی۔ بعض دفعہ دعا بنی بھی نہیں تو وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔ اس لیے یہ ایسا بنیادی اصول ہے جس کو ہمیشہ ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔‘‘

(روزنامہ الفضل 27 جولائی 1982ء)

(مرسلہ: رانا مشہود احمد۔ لندن)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ایڈیٹر کے نام خط

مکرم اے آر بھٹی تحریر کرتے ہیں:

الفضل آن لائن ہمارے لئے بیش بہا قیمتی خزانہ ہے اور گھر بیٹھے ہمیں اس علمی خزانہ سے حصہ ملتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ اور پیارے حضور انور کی جانب سے کی گئی تشریح دل میں جاں گزیں ہوجاتی ہے۔فرمان رسولؐ بھی ہمارے لئے بہترین مشعل راہ ہے۔غرض کہ تمام تحریرات پڑھنے اور عمل کرنے کی متقاضی ہیں۔ خداتعالیٰ روز نامہ الفضل آن لائن کو ہمیشہ ترقیات سے نوازے،آمین۔ اللہ تعالیٰ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و تندرستی والی عمر درازعطا فرمائے۔ خداتعالیٰ کی تائید و نصرت آپ کے ساتھ ہو ۔ آمین۔

درخواستِ دعا

مکرم ثناءاللہ قمر سیکرٹری تبلیغ مجلس کلانگ۔ ملائیشیا یہ اعلان کرواتے ہیں:

خاکسار عرصہ ایک سال سے مختلف عوارض کی وجہ سے شدید تکلیف میں مبتلاء ہے۔قارئین الفضل سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ کہ شافی مطلق اپنی خاص رحمت سے جلد شفاء دے۔

آمین ثم آمین۔

فقہی کارنر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میں نے کبھی ریاضت شاقہ بھی نہیں کیں اور نہ زمانہ حال کے بعض صوفیوں کی طرح مجاہدات شدیدہ میں اپنے نفس کو ڈالا اور نہ گوشہ گزینی کے التزام سے کوئی چلہ کشی کی اور نہ خلاف سنت کوئی ایسا عمل رہبانیت کیا جس پر خداتعالیٰ کے کلام کو اعتراض ہو۔ بلکہ میں ہمیشہ ایسے فقیروں اور بدعت شعار لوگوں سے بیزار رہا جو انواع اقسام کے بدعات میں مبتلا ہیں۔ ہاں حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ ’’کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔‘‘ اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنت اہل بیت رسالت کو بجالاؤں۔سو میں نے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے۔

پس میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشست گاہ میں اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دے دیتا تھا اور اس طرح تمام دن روزہ میں گذارتا اور بجز خداتعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھالیتا ہوں مجھے کچھ بھی تکلیف نہیں بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کروں سو میں اس روز سے کھانے کو کم کرتا گیا یہاں تک کہ میں تمام دن رات میں صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا اور اسی طرح میں کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہاں تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا ہی کیا اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہیں کرسکتا خداتعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 196 - 198 حاشیہ)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ یوکے)

چھوٹی مگر سبق آموز بات

سلامتی بخش سفینہ

”دنیا کی آباد بستیوں کی ویرانی اور آباد شہروں اور ملکوں کی بربادی اور تباہی ہولناک نظاروں اور ہیبت ناک منظروں اور دہشت انگیز ویرانوں سے اس مادی عقل کی گمراہ کن تجویزوں اور فساد آلود تدبیروں پر ماتم کر رہی ہے۔ لیکن باوجود اس شورِ قیامت اور حشر عظیم کی سی مصیبت کے احمدی ہاں احمدی جماعت ہے جو موجودہ دور کے طوفان عظیم کی تباہی سے نوح کے سلامتی بخش سفینہ میں بیٹھنے والے ہیں۔ محض خدا اور اس کے رسول پر سچا ایمان لانے اور اس کی پیش کردہ الہامی اور مذہبی تعلیم پر عمل کرنے سے مقام امن میں ہیں۔“

(حیات قُدسی از مولانا غلام رسول قُدسی راجیکیؓ صفحہ 94)

طلوع وغروب آفتاب

20 جنوری 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:41	18:03
مدینہ منورہ	05:45	17:58
قادیان	06:03	17:51
ربوہ	05:42	17:31
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:26	16:33